مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ

کراچی

جلد نمبر ۲ — ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين — شمارہ ۲

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

۱۷ تا ۲۳ رمضان ۱۴۰۵ھ
مطابق
۷ تا ۱۳ جون ۱۹۸۵ء

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

بدل اشتراک

سالانہ/۷۰ روپے — ششماہی/۴۰ روپے
سہ ماہی/۲۰ روپے
فی پرچہ : ۲ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت۔
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون نمبر :- ۷۱۱۶۷۱

اس شمارے میں

۱۔ خصائل نبوی ۴
۲۔ ابتدائیہ ۵
۳۔ کھری کھری باتیں ۷
۴۔ غزوہ بدر ۹
۵۔ بہاولپور کی ڈائری ۱۲
۶۔ کلمہ دشمنی ۱۳
۷۔ آپ کے مسائل ۱۴
۸۔ یادرفتگاں ۱۸
۹۔ بزم ختم نبوت ۲۰
۱۰۔ دورہ افریقہ ۲۳
۱۱۔ اخبار ختم نبوت ۲۴

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد/راولپنڈی	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
لاہور	ملک کریم بخش
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی
ملتان	عطاء الرحمن
بہاولپور	ذبیح فاروقی
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا
پشاور	نورالحق نور
مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
کوئٹہ	نذیر تونسوی
حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
کنڈی	ایم عبدالواحد
سکھر	ایچ غلام محمد
ٹنڈو آدم	حماداللہ عرف ولی اللہ

بدل اشتراک : برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

خصائل نبوی ؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ؒ

حدثنا ابوهشام محمد بن يزيد الرفاعي حدثنا ابن فضيل عن الاعمش عن ابي صالح قال سالت عائشة وام سلمة اى العمل كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالتا ماديم عليه وان قل

ابوصالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسند تھا۔ دونوں نے یہ جواب دیا کہ جس عمل پر مداومت کی جائے خواہ کتنا ہی کم ہو۔

فائدہ ان سب روایتوں سے یہ مقصود ہے کہ روزہ اور ایسے ہی ہر نفلی عمل خواہ قلیل ہو لیکن جتنا کر سکے اتنا نباہ کر اہتمام سے کرے مگر ایسا بھی نہ کرے کہ نہ نبھنے کے خوف سے نفلی اعمال کو بالکل ہی خیرباد کہہ دے۔ کہ فرائض میں کوتاہی کو پورا کرنے والی چیزیں نوافل ہی ہیں اس لیے اہتمام کے ساتھ جس قدر نباہ ہو سکے اس کی سعی کرے۔

حدثنا محمد بن اسمٰعيل حدثنا عبدالله بن صالح حدثني معٰوية بن صالح عمرو بن قيس انه سمع عاصم بن حميد قال سمعت عوف بن مالك يقول كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاستاك ثم توضا ثم قام يصلى فقمت معهٗ فبداء فاستفتح البقرة فلايمر باية رحمة الا وقف فسال ولا يمر باية عذاب الا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا بقدر قيامه ويقول في ركوعه سبحان ذى الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد بقدر ركوعه ويقول في سجوده سبحٰن ذى الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ ال عمران ثم سورة سورة يفعل مثل ذٰلك۔

عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں ایک شب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک فرمائی پھر وضو فرمایا پھر نماز کی نیت باندھ لی۔ میں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کی نیت باندھ لی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ شروع فرمائی اور جس آیت رحمت پر گذرتے وہاں وقف فرماکر حق تعالیٰ شانہٗ سے رحمت کا سوال فرماتے اور ایسے ہی جس آیت عذاب پر گذرتے وہاں وقف فرماکر حق تعالیٰ شانہٗ سے اس عذاب سے پناہ مانگتے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً اتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔ رکوع میں سبحٰن ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ یہ دعا پڑھتے رہے۔ پاک ہے وہ ذات جو حکومت اور سلطنت والی نہایت بزرگی اور عظمت وکبریائی والی ہے۔ پھر رکوع ہی کی مقدار کے موافق سجدہ کیا اور اس میں بھی یہی دعاء پڑھی ۔ پھر دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران اور اسی طرح ایک ایک رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔

فائدہ یہ چار رکعتیں کتنی لمبی ہوں گی الفاظ سے خود ہی ظاہر ہے کہ ایک سورۃ بقرہ ۲ ½ پارے کی سورۃ اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کہ نہایت اطمینان سے ہر حرف علیحدہ ظاہر ہو اس پر ہر آیت رحمت اور عذاب پر ٹھیر کر دعائیں مانگنا پھر اتنا ہی طویل رکوع اور پھر سجدہ بھی ایسا ہی۔ یہ ایک رکعت ہوئی اس

باقی ص ۸ پر

شہدائے ختم نبوّت کو سلام

جامع مسجد منزل گاہ سکھر میں عین نماز کے دوران دو مسلمانوں کی شہادت ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ جس پر پورے ملک میں اظہار رنج و غم کیا جا رہا ہے ——— یہ دکھ صرف شہداء کے خاندان کا ہی نہیں بلکہ پوری مسلم برادری کا دکھ ہے ——— اسے حسن اتفاق کہیے کہ آج سے کم و بیش ۱۴؍ سو سال پہلے امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی اس وقت قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ جب وہ فجر کی نماز کی امامت فرما رہے تھے۔ قاتلانہ حملے کے بعد جب ہوش آیا تو آپ رضؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ میرا قاتل کون ہے؟ صحابہ رضؓ نے جواب دیا یا امیرالمومنین فیروز نامی مجوسی نے آپ پر حملہ کیا ہے۔ تو آپ رضؓ نے برجستہ فرمایا خدا کا شکر ہے کہ کسی مسلمان کے ہاتھ میرے خون سے رنگین نہیں ہوئے۔ بعینہٖ یہاں بھی یہی صورت حال پیش آئی کہ نماز فجر کی جماعت کے وقت بم پھینکا گیا جس سے دو مسلمان حالت نماز میں شہید ہو گئے ——— بم پھینکنے والے مسلمان نہیں قادیانی تھے۔ قاتلوں نے اپنا منہ کالا کیا اور شہید ہونے والے سرخرو ہو کر اپنے خدا کے حضور پہنچ گئے ——— ہم دل کی گہرائیوں سے ان دونوں شہداء ختم نبوت کو سلام پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

قادیانیوں کی کھلی غنڈہ گردی

کنری میں بخاری مسجد کا اسی سے زائد قادیانیوں نے گھیراؤ کیا۔ ان میں سے ایک نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا طفیل ارشد کی طرف پستول تان لیا ——— ڈی سی تھرپارکر کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی لیکن ڈی سی صاحب نے یہ کہہ کر کارروائی کرنے سے انکار کر دیا کہ آپ اوپر بات کریں۔

میرپورخاص میں ایک مسلمان جان محمد زرداری کو مرزائی بنانے کی کوشش کی گئی جب ناکامی ہوئی تو تین مرزائیوں نے لوہے کی سلاخیں مار مار کر اسے اتنا زخمی کیا کہ بالآخر وہ مسلمان زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گیا۔

جامع مسجد مدرسہ حمادیہ منزل گاہ سکھر میں عین نماز کے وقت بم پھینکے گئے جن سے دینی مدرسہ کے ایک طالب علم سمیت دو مسلمان شہید اور ۱۱ زخمی ہو گئے۔ زخمی ہونے والوں میں مدرسہ کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب بھی شامل ہیں۔

بلوچستان میں قادیانی چھپ چھپا کر مسلمانوں کے گھروں میں اپنا لٹریچر اور اس کے ساتھ ایک خط پھینک

رہے ہیں ——— کچھ دوسرے مقامات پر سے بھی مرزائی جارحیت اور اشتعال انگیزی کی اطلاعات ملی ہیں۔

جب سے قادیانی جماعت کی قیادت مرزا کے ہاتھ میں آئی ہے اسی وقت سے مرزائیوں کی غنڈہ گردی میں اضافہ ہوچکا ہے۔ کیونکہ جس شخص نے اپنی جماعت کی عنان اقتدار ہی غنڈہ گردی کے ذریعے سنبھالی ہو اس سے شرافت کی توقع نہیں کی جاسکتی ——— مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے اسی وقت حکومت کو متوجہ کیا تھا کہ مرزا طاہر وہ شخص ہے۔ جس نے ۲۹ مئی ۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر غنڈہ گردی کرائی تھی اور نشتر میڈیکل کالج کے نہتے طلباء کو بے دردی سے پٹوایا تھا۔ ربوہ ختم نبوت کانفرنس میں بھی حکومت کو بتا دیا گیا تھا کہ مرزا طاہر جاہل بلکہ اجہل ہے یہ قادیانیوں کو مزید غنڈہ گردی کی راہ پر ڈال دے گا۔ چنانچہ مجلس کے راہنماؤں نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوچکا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کا اغواء اور شہادت مرزا طاہر کی غنڈہ گردی کا پہلا شاہکار ہے ——— اس واقعہ کے بعد مرزا طاہر نے دیکھا کہ وہ مسلمان عوام کے عتاب سے بچ نہیں سکے گا۔ تو انتہائی رازداری کے ساتھ بھاگ گیا۔ آج وہاں بیٹھ کر اپنے پیروکاروں کو غنڈہ گردی کی ہدایت دے رہا ہے۔ اور ہماری حکومت ان کی کھلی غنڈہ گردی اور اشتعال انگیزی کے باوجود چپ سادھے ہوئے ہے۔ حکومت کی اس چپ سادھ پالیسی کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا ہے کہ قادیانیوں نے مساجد کے تقدس کو پامال کرنا اور مسلمانوں کو شہید کرنا شروع کر دیا ہے ——— مولانا محمد اسلم قریشی سے لے کر منزل گاہ سکھر کے واقعہ تک ان کی غنڈہ گردی کا ہر مسلمان شکار ہوچکے ہیں۔

قادیانی ایک عرصہ سے ربوہ میں اپنے نوجوان کو مسلح ٹریننگ دے رہے ہیں ——— کئی کئی میل پشت پر بھاری سامان لاد کر پیدل چلنے اور دوڑنے کی مشق کرائی جارہی ہے۔ حتیٰ کہ انہیں نشانہ بازی تک سکھائی جارہی ہے۔ یہ سب کچھ ویسے ہی نہیں ہورہا بلکہ اس کا کوئی مقصد ہے۔

جو گروہ جہاد ہی کا سرے سے منکر ہے سوچنے کی بات ہے کہ اس گروہ کو اس راستے پر کیوں لگایا جارہا ہے ——— آخر ان کے کچھ عزائم اور پروگرام ایسے ہیں جنہیں وہ بروئے کار لانا چاہتے ہیں ——— جب ہم میرپور خاص، اکبری، منزل گاہ سکھر اور کوئٹہ کے واقعات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اب قادیانی ملک میں غنڈہ گردی اور افراتفری کو فروغ دینے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں اور مشرقی پاکستان کے بعد اب ان کا نشانہ پاکستان کا حساس ترین علاقہ صوبہ سندھ ہے۔

اسلحہ کی اس گروہ کے پاس اس لیے کمی نہیں کہ انہوں نے اپنی اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کر رکھی ہیں ——— گزشتہ ماہ فیصل آباد میں اسلحہ کی جو فیکٹری پکڑی گئی تھی۔ وہ قادیانیوں ہی کی تھی جہاں سے کافی مقدار میں اسلحہ برآمد ہوا اور غیر قانونی اسلحہ بنانے کے جرم میں ایک قادیانی گرفتار بھی کیا گیا۔

اندریں حالات ہم اپنے ملک کے حکمرانوں سے گزارش کریں گے کہ خدارا وہ حالات کی نزاکت کا احساس کریں، دوست اور دشمن کو پہچانیں اور اس مار آستین گروہ کی بڑھتی ہوئی جارحیت، اشتعال انگیزی اور کھلی غنڈہ گردی کا انسداد کریں۔ ورنہ اگر حالات اسی طرح ابتر سے ابتر ہوتے چلے گئے اور ان کے ہاتھوں ملک کسی ناگفتہ بہ حادثہ سے دوچار ہوا۔ تو پھر اس کی ذمہ داری قادیانیوں اور موجودہ حکمرانوں کی ہوگی ؎

ہمارا کام ہے سمجھانا یارو ——— تم آگے خواہ مانو یا نہ مانو

کھری کھری باتیں

حافظ محمد حنیف سے

- مرزائی "ارباب اختیار" کی منافقانہ وضاحت
- کنڈی میں مرزائیوں کی حکومت کے خلاف تحریک ——— مرزائی مزارعین کی شامت ——— پولیس اور مرزائیوں میں نورا کشتی
- اندرون سندھ غنڈہ گردی ——— مرزائیوں کو چیونٹی کی طرح پر لگ گئے ہیں تو انہیں اپنا انجام سوچ لینا چاہیے

مرزائی کافی عرصہ سے کچھ مرزائی نواز اخبارات کے ذریعے یہ پراپیگنڈہ کر رہے تھے کہ "ہمارا کلمہ طیبہ پر ایمان ہے" اور "ہم مسلمان ہیں" انہوں نے کچھ دہریت زدہ ترقی پسند دانشوروں کی خدمات بھی حاصل کیں اور ان سے اپنے حق میں مضامین لکھوائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے "قادیانیوں کی کلمہ مہم" کے نام سے ایک اشتہار اور "کلمہ طیبہ کی توہین" کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا۔ جسے سرکاری دفاتر، سینٹ، قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان کے نام ہزاروں کی تعداد میں بھیجا گیا جس کے ہمراہ کچھ اور لٹریچر بھی تھا۔ اس لٹریچر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں مسئلہ کی اصل حقیقت کو اس طرح اجاگر کیا کہ سارے مرزائی بھی سر جوڑ کر بیٹھیں تو ان سے اس کا جواب نہ بن پائے گا

اس لٹریچر سے مرزائیوں میں اندرونی طور پر زبردست کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بعض مقامات پر مرزائیوں نے مسلمانوں میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے کی کوشش کی تو مسلمانوں نے "کلمہ طیبہ کی توہین" والا کتابچہ مرزائیوں کے سامنے کر دیا اور مرزائی مبلغوں سے کہا کہ اس میں جو حوالے دیئے گئے ہیں ان کا جواب دو! نہ ان کے پاس کوئی جواب ہے اور نہ وہ جواب دیتے ہیں بلکہ اس کتابچہ کو دیکھ کر وہ اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح ان کا امام مرزا طاہر ملک چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ اب پریشانی کے عالم میں مرزائیوں نے یہ گھٹیا حرکت شروع کر دی ہے کہ جہاں بھی کسی دیوار پر مجلس کا کوئی اشتہار یا اسٹیکر نظر آتا ہے وہ اس پر سیاہ رنگ پھیر دیتے ہیں۔ تاکہ کوئی پڑھ نہ سکے کہ کیا لکھا ہے۔ تاہم ختم نبوت کے مجاہد پھر وہاں پر اسٹیکر اور اشتہار چسپاں کر دیتے ہیں۔ اس صورت حال سے مرزائی "ارباب اختیار" خاصے پریشان ہیں۔

مرزائیوں کی اندرونی کھلبلی کا اظہار

مرزائی "ارباب اختیار" کے اس بیان سے بھی ہوتا ہے۔ جو انہوں نے کراچی کے انگلش اخبار "ڈان" میں ۹ مئی ۸۵ء کو شائع کرایا ہے۔ جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مرزائیوں کو "گہرا صدمہ" پہنچنے کا ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ:

"مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی اندھی مخالفت کے نتیجے میں کلمہ طیبہ کو غلط طور پر استعمال کیا ہے جب کہ کلمہ طیبہ تمام احمدیوں اور مسلمانوں کے بنیادی عقیدے کا لازمی حصہ ہے ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کے بارے میں ہمارا اعتقاد وہی ہے جو کسی مسلمان کا ہے"

مرزائی "ارباب اختیار" کی یہ منافقانہ وضاحت اس بات کی چغلی کھا رہی ہے کہ مرزائی جماعت میں اندرونی طور پر زبردست کھلبلی پائی جاتی ہے۔ اور انہوں نے یہ بیان صرف اس لیے دیا ہے کہ کہیں یہ کھلبلی کسی طوفان کا دروازہ نہ کھول دے اور جھوٹی نبوت کا جو محل اپنے انگریز آقاؤں کے اشارے پر قادیان میں تعمیر کیا تھا وہ دھڑام سے نیچے نہ آ رہے ——— اگر ایسا نہیں تو پھر مرزائی "ارباب اختیار" کو چاہیے تھا کہ وہ منافقت سے کام نہ لیتے اور ان

سوالوں کا جواب دیتے جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر میں پیش کیے گئے ہیں۔
ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین

مرزائیوں نے کنری (سندھ) میں مسلمانوں اور موجودہ حکومت کے خلاف تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ مرزائیوں کا ایک جتھہ کلمہ طیبہ کا بیج اپنے ناپاک جسموں پر لگا کر بازار میں جلوس نکالتا ہے۔ پولیس انہیں پکڑ لیتی ہے اور گاڑی میں بٹھا کر کنری سے باہر چھوڑ آتی ہے۔ مرزائی اگلے دن تازہ دم ہو کر پھر اکٹھے ہوتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں۔ پولیس اور کنری کے مرزائیوں کے درمیان یہ آنکھ مچولی کافی دنوں سے ہو رہی ہے اگر کسی مرزائی کو حقیقتاً پکڑا بھی ہے تو اسے ضمانت پر چھوڑ دیا گیا۔ الغرض کنری کی انتظامیہ اور مرزائیوں کے درمیان ایک کھیل جاری ہے۔ جسے نورا کشتی کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

مرزائی کنری کے علاوہ اور شہروں میں بھی بستے ہیں۔ ربوہ میں ان کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچتی ہے لیکن تحریک کے لیے انہوں نے لاہور، کراچی اور ربوہ کا انتخاب نہیں کیا بلکہ کنری کا کیا ہے سب جانتے ہیں کہ کنری میں ربوہ کی رائل فیملی اور قادیانی انجمن کی ہزاروں ایکڑ زمین ہے جہاں انہوں نے متعدد فارم قائم کر رکھے ہیں۔ جن کی کاشت اور دیکھ بھال کے لیے انہوں نے سینکڑوں مرزائیوں کو بھرتی کیا ہوا ہے۔ جب سے وہاں تحریک شروع ہوئی ہے اس وقت سے ان غریب فرارعین چھوٹے کاشتکاروں اور ملازم پیشہ مرزائیوں کی جان پر بنی ہوئی ہے۔ رائل فیملی اور مرزائیوں کے 'ارباب اقتدار' کی انہیں سختی کے ساتھ ہدایت ہے کہ وہ تحریک چلائیں، جلوس نکالیں اور مظاہرہ کریں۔ اگر انہوں نے حکم عدولی کی تو انہیں دیگر سزاؤں کے علاوہ زمینوں اور مکانوں سے بے دخل بھی کیا جا سکتا ہے، وہ بے چارے غریب جانتے ہیں کہ رائل فیملی کتنی سخت ہے، ربوہ میں ہونے والی زیادتیاں بھی ان کے پیش نظر ہیں۔ اس لیے وہ غریب تعمیل حکم پر مجبور ہیں۔ سنا یہ گیا ہے کہ انہیں تحریک میں حصہ لینے کا الگ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

مرزائیوں میں جس جگہ تحریک چلانے کی سکت نہیں یا جہاں وہ دبے ہوئے ہیں۔ وہاں انہوں نے عوام میں خوف و ہراس پیدا کرنے کے لیے اوچھے اور ذلیل حربے آزمانا شروع کر رکھے ہیں۔ مثلاً میرپور خاص میں ایک مسلمان سے راہ و رسم پیدا کر کے اسے مرزائیت کے دام تزویر میں پھانسنے کی کوشش کی اور کامیابی نہ ہوئی تو اس غریب مسلمان کو شہید کر دیا۔ جامع مسجد و مدرسہ منزل گاہ سکھر میں گزشتہ جمعرات کو دستی بم پھینکا گیا جس سے دو مسلمان شہید اور 11 زخمی ہو گئے بلوچستان میں انتہائی راز داری سے مسلمانوں کے گھروں میں خفیہ خط اور قادیانی لٹریچر پھینکا جا رہا ہے۔
اگر مرزائی ان ذلیل اور کمینہ حرکتوں سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس طرح کوئی فائدہ اٹھا لیں گے تو یہ ان کی بھول ہے۔ وہ اپنے دماغوں سے "کامیابی" کا خبط نکال دیں اسی میں ان کا فائدہ ہے۔ اور اگر چیونٹی کی طرح انہیں پر لگ ہی چکے ہیں تو پھر انہیں اپنا انجام بھی سوچ لینا چاہیے۔

بقیہ : خصائلِ نبوی ؐ

رب کی چار رکعت جو تمام رات میں بھی بمشکل پوری ہوں۔ لیکن غلبۂ شوق کے سامنے بالخصوص ایسی ذات کے لیے جس کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہو یہ چیز بھی گراں نہ تھی۔ اخیر کی چند حدیثوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے تذکرہ سے بظاہر کوئی تعلق نہیں شمائل کے بعض نسخوں میں تو یہ متفرق باب چاشت کا بیان اور روزہ کا بیان وغیرہ ہیں ہی بلکہ یہ تمام حدیثیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے باب میں ہیں اس میں تو کوئی اشکال ہی نہیں لیکن جن نسخوں میں یہ متفرق باب موجود ہیں ان میں ایک دقیق بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ عموماً جو لوگ روزوں کے شوقین ہوتے ہیں بکثرت دیکھا گیا کہ وہ ایسا افراط کرنے لگتے ہیں کہ حقوق نے میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس ... اول امام ترمذیؒ نے اعتدال اور میانہ روی کی حدیثیں ذکر کیں اور اخیر روایت سے اس طرح بھی اشارہ کر دیا کہ اگر غلبۂ شوق میں کسی وقت کچھ معمول سے زیادتی ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ ایسا نہ ہونا چاہیے کہ عبادت سے ملال اور نفور پیدا ہو جائے۔

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

غزوۂ بدر

پہلا غزوہ جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم الشان فتح سے نوازا

گزشتہ سے پیوستہ

از مولانا عبدالرؤف دانا پوری

خدا کی شان اس روز پانی برس گیا اور تمام ریتلی زمین سخت ہوگئی اور چلنا پھرنا آسان ہوگیا لیکن قریش کی طرف زمین نشیب اور نرم تھی پانی جگہ کیچڑ ہوگیا اور اُن کو چلنا پھرنا مشکل ہوگیا۔ حباب بن المنذرؓ کے مشورہ سے مسلمانوں نے آدھی رات کو بلند زمین کے کنوے پر قبضہ کیا۔ اور وہاں ایک حوض بنا کر اُس کو پانی سے بھر دیا۔ اور اُس کے علاوہ جسقدر کنوے تھے اُس کے پانی کو خراب کر دیا۔

جنگ کی تمہید

جمعہ کا دن تھا، ہجرت کے دوسرے سال رمضان کی ۱۷ تاریخ کو بدر کی لڑائی ہوئی۔ اور جس وقت قریش عقنقل کے پیچھے سے اپنی شان وشوکت کے ساتھ نکلے اور رسول اللہؐ نے اُن کے شان و شوکت کو دیکھا تو آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا اور نہایت عجز و انکسار سے خدائے ذوالجلال کے سامنے فتح و نصرت کی دعا کی۔ پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ فتح نہ کثرت تعداد پر موقوف ہے نہ شان و شوکت اور کثرت آلات حرب پر، فتح کے لئے جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہے وہ صبر و استقامت ہے پھر صحابہ کو آپ نے صبر و استقامت کی تلقین فرمائی

جب دونوں طرف صفیں درست ہوگئیں تو قریش نے عمیر بن وہب الجمحی کو بھیجا کہ مسلمانوں کی تعداد کا اندازہ کرے۔ اُس نے گھوڑے پر مسلمانوں کے چار طرف چکر لگایا اور آ کر بیان کیا کہ کم و بیش تین سو ۳۰۰ ہیں۔ مگر ذرا ٹھہرو میں دیکھ لوں کہیں اور چھپے ہوئے نہ ہوں۔ اس کے بعد دور تک گیا اور واپس آکر بیان کیا کہ کچھ نہیں جو کچھ ہیں یہی ہیں مگر اس نے کہا کہ اے قریش میں ایک بات دیکھ کر آیا ہوں تمہارے مقابل ایک ایسی قوم ہے جس کے پاس اُس کی تلوار کے سوا اور کوئی چیز پناہ کی نہیں۔ اور خدا کی قسم ان کا کوئی شخص نہیں مرے گا جب تک تمہارے ایک شخص کو نہ مارے۔ پھر بتاؤ کہ اس کے بعد تمہاری زندگی کیسی ہوگی۔ یہ حال ہے جو میں نے دیکھا اب تم جانو اور تمہاری رائے

حکیم بن حزام اور عتبہ

حکیم بن حزام نے جب یہ سنا تو عتبہ بن کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابو الولید تم قریش کے سردار ہو اور ہم سب میں بڑے ہو کیا چاہتے ہو کہ تمہارا ذکر خیر کے ساتھ باقی رہے، کیا یہ کر سکتے ہو کہ اِس وقت اپنے حلیف عمر بن الحضرمی کے خون کے مطالبہ سے باز آؤ اور اِس جنگ کو روک دو۔

عتبہ بن ربیعہ راضی ہوگیا اور اس نے قریش کو مخاطب کرکے تقریر کی یا معشر قریش محمد صلعم کے ساتھ لڑنے میں کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔ بالفرض اگر تمہاری فتح ہوگئی تو کس کام کی ہم میں سے ہر شخص دیکھے گا کہ کسی کے چچا کا لڑکا کسی کے ماموں کا لڑکا ہمارے ہی ہاتھوں سے مرا ہوا پڑا ہے۔ ایسی فتح کو کون پسند کرے گا اور کس کو خوشی ہوگی۔

ابوجہل کی شرارت

ابوجہل کو یہ خبر ملی تو بہت غصہ ہوا۔ عتبہ کو بُرا بھلا کہا، پھر عمرو بن الحضرمی کے بھائی عامر بن الحضرمی کو بلا کر کہا کہ دیکھو عین وقت پر جبکہ تمہارے بھائی کے خون کا بدلہ آنکھوں کے سامنے موجود ہے تمہارا حلیف عتبہ لوٹنا چاہتا ہے اٹھو اور اپنے بھائی کا ثار طلب کرو۔ اُس وقت عامر نے جو کہ ان عربوں کا قاعدہ تھا سرین کھول کر واعمراہ واعمراہ کی آواز لگائی جس سے نیا جوش پھیل گیا اور حکیم بن حزام اور عتبہ بن ربیعہ کی تمام کوششیں بیکار ہوگئیں۔

معرکۂ جنگ

مسلمانوں نے قلیب بدر کے پاس ایک بلند مقام پر حضورؐ کے لئے ایک خیمہ نصب کر دیا تھا جہاں سے پورا معرکۂ جنگ نظر آتا تھا۔ اس میں حضورؐ اور حضرت صدیقؓ تشریف رکھتے تھے اور حضرت سعد بن معاذؓ تلوار لئے ہوئے اُس کے سامنے پہرہ دیتے تھے اور حضورؐ کی حفاظت کرتے تھے۔

ابن اسحاق کی روایت ہے کہ سب سے پہلے اسود بن عبدالاسد نے مسلمانوں کے حوض پر حملہ کیا اور مارا گیا پھر ولید بن عتبہ، عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ صف سے نکلے اور مبارزت طلب کی۔ اِدھر سے حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہؓ اور عبیدہ بن حارثؓ۔ تینوں کافر مارے گئے۔ حضرت عبیدہ زخمی ہوئے پیر کٹ گیا اور آخر فتح کے بعد لوٹتے وقت مقام صفراء میں انتقال ہو گیا۔ ان کافروں کے مارے جانے کے بعد عام حملہ ہو گیا جنگ مغلوبہ شروع ہو گئی۔ مسلمانوں کی طرف پہلے مہجع مولے عمر بن الخطابؓ ایک تیر لگنے سے شہید ہوئے۔ پھر حارثہ بن سراقہ انصاریؓ حوض سے پانی پی رہے تھے کہ ایک تیر لگا اور شہید ہوئے۔ حضرت عمیر بن الحمامؓ نے ایک زور کا حملہ کیا اور شہید ہو گئے۔

حضورؐ کی دعاء

جنگ مغلوبہ زوروں کی ہو رہی تھی اور حضورؐ دعاء میں مشغول تھے۔ استغراق کا یہ عالم تھا کہ چادر مبارک شانہ سے گر گئی اور آپؐ گریہ وزاری میں مشغول تھے۔ حضرت صدیقؓ نے چادر شانہ پر درست کر دی آپؐ نے اُسی عالم کیف میں ایک مٹھی سنگریزہ زمین سے اٹھایا اور اُس پر شاھت الوجوہ پڑھ کر دم کیا اور قریش کی طرف پھینکا کوئی کافر نہ بچا جس کے آنکھوں میں نہ پڑا ہو۔ کفار اپنی آنکھیں ملنے لگے اور مسلمان ان کو قتل کرنے لگے اِسی کے متعلق اللہ پاک فرماتا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی جب تم نے (سنگریزہ) پھینکا تھا تو تم نے نہیں پھینکا تھا بلکہ خدا نے پھینکا تھا الغرض تھوڑی دیر میں لڑائی کا رنگ بدل گیا مسلمانوں کی فتح نمایاں نظر آنے لگی بڑے بڑے صنادید عرب مارے گئے۔ آخر مسلمانوں نے گرفتاریاں شروع کر دیں اور بہتوں کی مشکیں باندھ لیں پھر یہ حال کہ کفار بھاگنا چاہتے تھے اور پناہ نہ ملتی تھی۔

اُمیّہ بن خلف

مکہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اُمیّہ بن خلف سے دوستی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن جا رہے تھے اُمیّہ کی نظر پڑ گئی بلایا اور مدد چاہی ان کے ہاتھ میں زرہ تھی یہ دیکھنے لگے اُس نے اُمید دلائی کہ ہمیں بچاؤ زرہ کیا چیز ہے انہوں نے زرہ وہیں ڈال دی اور اُمیہ بن خلف اور اس کے لڑکے علی بن امیّہ کا ہاتھ پکڑا اور لے چلے۔ یہ اُمیّہ وہی شخص تھا جو حضرت بلالؓ کو رمضاء مکہ میں لے جاتا اور گرم تپتے ہوئے ریت پر اُن کو چت لٹاتا۔ سینہ پر بھاری پتھر رکھتا اور کہتا کہ اِس کو اِسی طرح دھوپ میں پڑا رہنے دو جب تک دین اسلام ترک نہ کرے یا مر نہ جائے حضرت بلالؓ دھوپ اور پیاس میں تڑپتے اور احد احد کہتے اِس وقت جب یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے ساتھ تھا حضرت بلالؓ کی نظر پڑ گئی چلا اٹھے کہ اللہ اکبر یہ تو راس الکفر امیہ بن خلف ہے۔ لوگ جمع ہو گئے عبدالرحمٰنؓ نے کہا کہ بلالؓ یہ میرا قیدی ہے حضرت بلالؓ نے کہا اللہ اکبر یہ بچ گیا تو میری نجات نہیں ہے۔ عبدالرحمٰنؓ اُس کو بچانے لگے بلالؓ نے انصار کو آواز دی کہ یہ راس الکفر امیّہ بن خلف ہے اگر یہ بچ گیا تو میری نجات نہیں ہے۔ لوگوں نے اس کو مارنا شروع کیا حضرت عبدالرحمٰنؓ بچانے لگے حتیٰ کہ ایک مارا گیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے دوسرے کو کہا کہ زمین پر جھک جاؤ جھک گیا عبدالرحمٰنؓ اس کے اوپر جھک گئے اور اس کو اپنے نیچے لے لیا۔ اور حضرت بلالؓ کہہ رہے تھے لا نجوت ان نجی آخر انصار نے بغل سے تلوار بھونک کر اس کو قتل کر دیا۔

عُکاشہ بن محصنؓ

مستند روایتوں سے ثابت ہے کہ اُسی روز عکاشہ بن محصنؓ کی تلوار ٹوٹ گئی حضورؐ نے ان کو ایک شاخ درخت کی دی کہ اس سے لڑو۔ انہوں نے اس کو لیکر حرکت دی تو ان کے ہاتھ میں وہ نہایت نفیس تلوار ہو گئی۔ اس سے وہ غزوات میں برابر لڑا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت صدیقؓ کے ایام خلافت میں شہید ہوئے

حضورؐ کا اعلان

حضورؐ نے اعلان کر دیا کہ بنی ہاشم خوشی سے لڑنے نہیں آئے ہیں اُن کو قتل نہ کیا جائے عباس بن عبدالمطلب کو کوئی قتل نہ کرے۔ ابو البختری بن ہشام کو کوئی قتل نہ کرے۔ اِس اعلان کی ضرورت ظاہر ہے بنی ہاشم گو مسلمان نہ ہوئے مگر اسلام کے لئے شروع سے انہوں نے تکلیفیں برداشت کیں حضرت عباسؓ

ہمیشہ رسول اللہ کے معاون رہے حتیٰ کہ عقبۂ اخیرہ میں جب انصار مدینہ نے رسول اللہ کو مدینہ آنے کی دعوت دی تو حضرت عباس نے باوجود مسلمان نہ ہونے کے اُن سے کہا کہ خوب سمجھ کر دعوت دو یہاں والے گھر اور اپنے لوگوں میں ہیں ہزار دشمنی سہی مگر کسی کی مجال نہیں ہے کہ ان کے خلاف ہاتھ اٹھائے۔ مدینہ میں وہ محض تم لوگوں کی ذمہ داری پر ہوں گے۔ لیکن بعض روایت میں ہے کہ حضرت عباسؓ پوشیدہ مسلمان تھے اور رسول اللہؐ کی اجازت سے مکہ میں مقیم تھے اور وہاں کی خبر حضورؐ کے پاس بھیجا کرتے تھے فتح مکہ سے پہلے علانیہ مسلمان ہوگئے اور ہجرت کرکے مدینہ چلے آئے۔ ابوالبختری سے مسلمانوں کی مخالفت میں کبھی کچھ سنا نہیں گیا تھا بلکہ جب شعب ابی طالب میں بنی ہاشم محصور تھے تو انہوں نے بعض مرتبہ اُن کو کھانا پہنچانے میں مدد دی تھی۔ قریش کے اس صحیفہ کو جس کی وجہ سے بنی ہاشم اور ابوطالب اور رسول اللہؐ برسوں شعب میں میں محصور رہے باطل کرنے کی بعض لوگوں نے کوشش کی تو اس کوشش کرنے والوں میں ایک یہ بھی تھے۔

ابوالبختری مارا گیا

لیکن باوجود اس اعلان کے ابوالبختری مارا گیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ مجذر ابن زیادؓ البلوی کا ابوالبختری سے سامنا ہوگیا مجذرؓ نے کہا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہؐ نے تم کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے۔ ابوالبختری کے کے ساتھ اس کا ردیف تھا جو مکہ سے ساتھ آیا تھا اس کا نام جنادہ بن ملیحہ بنت زہیر بن الحارث تھا۔ اس نے پوچھا کہ میرے ردیف کا کیا ہوگا۔ مجذر نے کہا کہ ہمیں رسول اللہؐ نے صرف تمہارے قتل سے منع کیا ہے تمہارے ساتھی کو ہم نہیں چھوڑ سکتے ابوالبختری نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا آخر لڑائی ہوئی اور مارا گیا۔

ابوجہل

حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی ابوجہل کی خبر لائے۔ تھوڑے دیر بعد حضورؐ کے پاس اُس کا سر آیا اور خبر دی گئی کہ وہ قتل کر دیا گیا۔ آپ نے کہا اللہ الذی لا الہ الا ھو تین مرتبہ پھر کہا اللہ اکبر والحمد للہ الذی صدق وعدہٗ ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ اس کے بعد فرمایا کہ ذرا اُس کا سر ہمیں دکھاؤ۔ جب آپ نے دیکھا تو فرمایا ھذا فرعون ھذہ الامۃ۔

کفار کی نعشوں سے خطاب

جب لڑائی ختم ہوئی تو آپؐ کفار کی نعشوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ کیسے برے رشتہ دار اپنے نبی کے تم لوگ تھے۔ تم نے ہمیں جھٹلایا دوسروں نے تصدیق کی۔ تم نے ہمیں ذلیل کیا دوسروں نے مدد دی۔ تم لوگوں نے ہم کو میرے گھر اور وطن سے نکال دیا دوسروں نے پناہ دی پھر آپ نے حکم دیا کہ یہ سب لاشیں ایک کنوئے میں ڈال دی جائیں۔ جب سب نعشیں ڈال دی گئیں تو پھر آپؐ اس کنوئے پر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اے فلاں اے فلاں کیا تم نے اپنے رب کے قول کو سچا پایا۔ ہم نے تو اپنے رب کے وعدہ کو ٹھیک ٹھیک سچ پایا۔

مراجعت

اس کے بعد تین روز تک حضورؐ یہاں مقیم رہے۔ پھر اموال غنیمت اور سب قیدی کو لے کر روانہ ہوئے۔ جب مقام صفراء میں پہنچے تو اموال غنیمت کو وہیں تقسیم کیا۔ مال غنیمت کی تقسیم کا اختیار سورۃ انفال میں نازل ہوا تھا۔ وہیں نضر بن الحارث بن کلدہ کو قتل کیا۔ اس کے بعد مظفر و منصور مدینہ میں داخل ہوئے ہر جگہ مسلمانوں کا رعب چھا گیا۔ اطراف کے دشمن ڈرنے لگے۔ مدینہ کے بہت لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ عبداللہ بن اُبی منافق اور اس کے ساتھیوں نے بھی انہیں ایام میں بظاہر اسلام قبول کیا۔

اصحاب بدر اور شہداء

کل تین سو کچھ زیادہ مسلمان غزوۂ بدر میں شریک ہوئے جس میں (۸۶) مہاجر تھے (۶۱) اوس کے لوگ اور (۱۷۰) خزرج کے آدمی تھے۔ ان میں (۲۲) شہید ہوئے (۱۴ مہاجر (۶) خزرج اور (۲) اوس کے آدمی کفار کے (۷۰) قتل ہوئے۔ اور (۷۰) قید اُن قیدیوں میں (۳) بنی ہاشم تھے۔ عباس، عقیل اور نوفل بن الحارث اصحاب بدر کی اس تعداد میں وہ لوگ داخل ہیں جو جنگ میں شریک نہ ہوئے مگر غزوہ کا ثواب اور غنیمت میں اُن کو حصہ ملا بخاری کی ایک روایت ہے کہ کچھ اوپر ساٹھ مہاجرین اور دو سو چالیس سے کچھ زیادہ انصار تھے۔ مگر اصحاب بدر کو نام بنام شمار کرنے سے وہ تعداد حاصل ہوتی ہے جو اوپر لکھی گئی۔

بہاولپور کی ڈائری

محمد اسماعیل شجاع آبادی

• دفتر ختم نبوت کا افتتاح • حضرت الامیر کا ورودِ مسعود
• مولانا عبدالرحیم اشعر کا اسلامی مشن کے جلسہ سے خطاب
• مولانا زاہد الراشدی کی تشریف آوری

مجاہدِ ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو خداوند قدوس نے عظیم فکر، تفکر و تدبر، عقل و دانش سے نوازا تھا۔ مولانا مرحوم نے اپنی تمام تر صلاحیتیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے وقف کی ہوئی تھیں۔ جماعت کے لیے فنڈز مہیا کرنا، جائیداد بنانا، احباب جماعت کو جماعتی کاموں کے لیے جائیداد وقف کرنے پر آمادہ کرنا۔ اور مرزائیت کی جارحیت اور ریشہ دوانیوں کا سدباب کرنا وغیرہ۔

چنانچہ بہاولپور میں حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے غلہ منڈی کے وسط میں ایک پلاٹ حاصل کیا۔ دکانیں بنائیں اور دکانوں کے اوپر دو عدد مکانات بنوائے۔ اس کام کی نگرانی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے بانی ممبر اور سابق امیر حکیم محمد ابراہیم جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے کی تعمیرات کے بعد جائیداد کرایہ پر دے دی گئی۔ گزشتہ سالوں میں جب بہاولپور کے پررونق بازار میں آتشزدگی ہوئی۔ تو مجلس کی عمارت جو کرایہ پر تھی۔ وہ بھی اسی حادثہ کا شکار ہوگئی تو مجلس نے اپنی جائیداد فارغ کرانے پر غور و فکر کیا۔ بات عدالت تک پہنچی۔ فریقین نے عدالت میں مصالحت کرلی۔ چنانچہ ایک حصہ گزشتہ سال نومبر میں فارغ ہوگیا۔ تو مجلس کا دفتر بھی اپنی ملکیتی جائیداد میں منتقل ہوگیا۔ تو بندہ نے حضرت الامیر دامت برکاتہم سے درخواست کی کہ حضرت والا اپنے قدوم میمنت لزوم سے دفتر کا افتتاح فرمائیں۔ حضرت نے وقت عنایت فرمایا۔ بندہ نے علماء کرام، ممبران قومی و صوبائی اسمبلی، اخباری نمائندگان اور معززین شہر کو اس تقریب سعید میں شمولیت کے لیے تقریباً ۲۵۰ دعوت نامے جاری کیے۔ تقریب مغرب کی نماز کے بعد ہونا تھی۔ چنانچہ مغرب کے بعد دفتر کا ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ حضرت اقدس تشریف لائے حضرت نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ فتنۂ ارتداد کے انسداد کے لیے ضروری ہے کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ صدارتی آرڈیننس امتناع قادیانیت کی وجہ سے مرزائی اگرچہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کا نام نہیں دے سکتے۔ لیکن اب بھی ان کی شکلیں مسجدوں جیسی ہیں جس سے امتیاز برقرار نہیں رہ سکتا۔ ان کی عبادت گاہوں سے مینار، محراب اور ممبر وغیرہ گرا دیے جائیں۔ انہوں نے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبروں سے کہا کہ وہ اسمبلیوں میں مرزائیوں کی جارحیت کے خلاف پرزور آواز اٹھائیں اور قانون سازی کریں۔ اس موقع قومی اسمبلی کے ممبر ڈاکٹر ذوالفقار علی برق نے کہا کہ علماء کرام کی مسلسل جدوجہد اور مساعی رنگ لا رہی ہیں۔ ۱۹۷۴ء کا فیصلہ اور ۱۹۸۴ء کا صدارتی آرڈیننس اس مسئلہ کے حل کی طرف ایک مؤثر پیش رفت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قومی اسمبلی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کی بھرپور ترجمانی کروں گا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبۂ تبلیغ کے انچارج علامہ عبدالرحیم اشعر نے کہا کہ قادیانی اپنی عبادت گاہوں، دکانوں، مکانوں پر کلمہ طیبہ لکھ کر اور اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس اقدام پر قدغن عائد کی جائے۔ مولانا قاضی اللہ یار نے کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی ہماری موجودہ تحریک کے ہیرو ہیں۔ انشاءاللہ ایک دن آئے گا۔ کہ مولانا اسلم قریشی کا خون رنگ لائے گا۔ قادیانی تحریک کے لیے پیغام موت ثابت ہوگا۔ تقریب سے مولانا شمس الدین انصاری، مولانا محمد یوسف، مرکزی انجمن تاجران بہاولپور کے صدر الحاج سیف الرحمان، محمد شفیع خان ایڈووکیٹ، محمد اسماعیل شجاع آبادی

از حافظ محمد اقبال رنگونی۔ انگلینڈ

گزشتہ سے پیوستہ

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی

پاکستان کو گزند پہنچنے کا خطرہ کس سے ہے ۔۔۔؟

اسے ہم افضل اشہدت بہ الدعوار کے طور پر غیر مسلموں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی عوام الناس اس بات سے واقف ہوتے ہیں کہ یہ عیسائی یا یہودی مصنف ہے۔ جس کا دین ومذہب الگ ہے جنہیں اسلام سے دور کا بھی رشتہ نہیں۔ جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیفات کا مسئلہ اس سے بہت مختلف ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم اسلام کے علمبردار اور اس کے امین ہیں۔ مگر اپنی تصنیفات میں گمراہ کن عقائد کا پرچار کرتا ہے۔ تو ایک عام آدمی جب ان کی کتب کا مطالعہ کرتا ہے۔ تو وہ گمان کرے گا۔ کہ یہ ایک مسلمان کی کتاب ہے۔ اور اس نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہو سکتا ہے۔ اس طرح غلط الحاد و زندقہ کی دعوت دینے والے عقائد کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ جس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

اگر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین دعویٰ اسلام میں صادق ہیں۔ تو انہیں ضابطۂ اسلام کا پابند رہنا لازم ہوگا یہ نہیں نام تو اسلام کا لیں اور جو چاہے کہتے کرتے رہیں۔ اس لحاظ سے اگر کسی کو ضابطۂ اسلام کا پابند بنایا جائے۔ تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

سو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اتباع کی تحریروں پر پابندی لگانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس طرح کی تحریرات سے فتنہ اور گمراہ کن عقائد کے پھیلنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت غیر مسلموں کی تحریرات کے۔ اور یہ تو مشہور ہی ہے کہ آستین کا سانپ زیادہ ہی خطرناک ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر ملت اسلامیہ کے بہی خواہوں نے قادیانی حضرات کی کتب پر پابندی لگانے کا جو مطالبہ کیا ہے وہ حق بجانب ہے۔ ان کے بارے میں یہ تاثر دینا کہ یہ بغیر انصاف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہرگز صحیح نہیں۔

ایک اور اعتراض

آگے چل کر رائے صاحب مزید فرماتے ہیں کہ:

"چونکہ علماء نے جو وطیرہ اختیار کر رکھا ہے اس سے نہ صرف اسلام کی اشاعت رک جائے گی۔" الخ

جناب رائے صاحب کو اشاعت اسلام کی فکر کچھ زیادہ ہی معلوم ہوتی ہے۔ تو انہیں چاہیے کہ وہ بے فکر ہو کر رہیں۔ ان شاء اللہ اسلام کی اشاعت تو ہرگز نہیں رکے گی۔ البتہ علماء کرام کا غلط عقائد پھیلانے والوں کا تعاقب کرنے میں بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو غلط اور گمراہ کن عقائد و نظریات کی اشاعت ہو رہی ہے وہ ضرور رک جائے گی۔ اور ہر ایک آدمی بھی یہ سمجھ جائے گا۔ کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں صحیح اسلام کیا ہے۔ اور غلط عقائد کون سے ہیں۔! رائے صاحب کے دل میں اگر اشاعت اسلام کا درد واقعی موجود ہے تو انہیں خوش ہونا چاہیے کہ علماء کرام کی ایک جماعت ایسی بھی ہے موجود ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک رہے گی جو اشاعت اسلام کرتی رہے گی۔ اور صحیح اسلام پیش کرتی رہے گی۔ اور جو لوگ اشاعت اسلام کا نام لے کر غلط نظریات و عقائد کا پرچار کر رہے ہیں۔ ان کا بھی بھرپور تعاقب کرے گی۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ رائے صاحب علماء کرام کا مشکور ہونے کے بجائے الٹا انہی پر گرج برس رہے ہیں۔

مذہبی آزادی چھیننے پر اعتراض

آگے چل کر مزید فرماتے ہیں کہ:

"پاکستان کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر اٹھائی

جارہی ہے۔ پھر اس پاکستان میں کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کی مذہبی آزادی چھین کر اس کا خدا بننے کی کوشش کرے۔

...... (چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں)

پاکستان میں ہر شخص ہر فرقے اور ہر اقلیت کو مذہبی آزادی ہونی چاہیے۔

یہ صحیح ہے کہ پاکستان کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر اٹھائی گئی ہے اور پاکستان ایک اسلامی سلطنت ہے۔ اور اسلامی سلطنت کے سربراہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اسلامی شعائر کی حفاظت کرے۔ عامۃ المسلمین کی دینی اور اخلاقی قدروں کی صیانت و حفاظت کرے۔ اس کے لیے فرامین و قوانین مرتب کرے۔ سلطنت اسلامی میں مسلمانوں کے کسی شعائر یا کسی بھی دینی شوکت کو کسی پہلو سے بھی مجروح نہ ہونے دے۔ بلکہ ان لوگوں کا بھرپور تعاقب کرے جو کسی بھی اسلامی سلطنت میں الحاد و زندقہ پھیلانے والا خلاف اسلام لٹریچر پھیلاتا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"من رای منکم منکراً فلیغیرہ
بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ
فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک
اضعف الایمان"

(مسلم شریف ج ۱ ص ـــ)

قادیانیوں کو کھلی چھٹی دینے والوں کو ذرا غور کرنا چاہیے کہ اگر قادیانی حضرات کی کھلی اور واضح ارتدادی و کفری تبلیغ اور فحش و مخرب اخلاق کتابوں پر پابندی نہ لگائی جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں ایک اسلامی سلطنت میں غلط لٹریچر اور مخرب اخلاق کتابوں کی نشر و اشاعت کی آزادی ہے۔ وہ بے شک اپنے نظریات و عقائد کی تبلیغ کرتے رہیں۔ اور مسلمانوں کو کھلے عام الحاد و زندقہ اور غلط عقائد اختیار کرنے کی دعوت دیتے رہیں۔ اس باب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کا بغور مطالعہ کر لیجیے۔ کیا یہ منکرات نہیں۔ کیا اس قسم کے عقائد کے پرچار کی اجازت ہونی چاہیے؟ اور کیا مسلمانوں میں ان کی اشاعت عام کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

غیر مسلم اقوام کی مذہبی آزادی

جہاں تک غیر مسلم اقوام کی مذہبی آزادی کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب ایم۔اے۔پی ایچ ڈی ملفوظاً تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اسلام اپنی سلطنت میں بسنے والی غیر مسلم اقوام کو پوری مذہبی آزادی دیتا ہے لیکن اس میں یہ بات اصولی ہے کہ ان کی یہ آزادی سلطنت اسلامی کا مروت و احسان ہے۔ جو اسلام کا انسانی حقوق کا ایک چارٹر ہے۔ ان انسانی حقوق پر ان کی آزادی مرتب کی گئی ہے۔ سو اگر کوئی غیر مسلم قوم مذہبی آزادی میں اپنی انسانی قدروں کو کھو دے تو پھر ان کی مذہبی آزادی پابندیوں کی جکڑ میں آجاتی ہے۔ اور یہ کوئی اکراہ نہیں ہے۔

مسلمان دار الحرب میں ہوں تو انہیں جو مذہبی آزادی حاصل ہوں گی وہ اس غیر اسلامی حکومت کا احسان اور ان کا ایک اخلاقی ضابطہ کار ہوگا۔ اسی طرح جو غیر مسلم اقوام سلطنت اسلامی میں رہتی ہیں انہیں جو رعایتیں دی جائیں اور ان سے جو عہد و پیمان باندھے جائیں۔ وہ دار السلام کے مسلمانوں کا مروت و احسان ہوگا۔ اسے ان کا کوئی آئینی حق نہ کہیں گے۔ اسی طرح انہیں کسی کلیدی عہدوں پر فائز کرنا کہ خود مسلمان ان کے دست نگر ہو جائیں درست نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں قرآن کریم کی آیت کریمہ سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ولن یجعل اللہ للکافرین علی
المومنین سبیلا۔ (النساء پ۵ آیت۱۴۱)

اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز کوئی غلبے کی راہ نہ دیگا۔

اسلامی سلطنت میں مسلمانوں کے دینی حقوق

اسلامی سلطنت میں مسلمانوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہے اور ان پر اپنی پوری اجتماعی قوت سے اپنے دینی حقوق کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ اگر کسی دائرہ عمل ہی میں مسلمانوں اور غیر مسلموں میں مذہبی حقوق کا کوئی ٹکراؤ محسوس ہو تو یہ پابندی غیر مسلموں کی بے جا آزادی پر لگے گی۔ سلطنت اسلامی میں مسلمانوں کی دینی شوکت کو کسی پہلو سے مجروح نہ ہونے دیا جائے گا۔ اس کے لیے قرآن و حدیث کی مندرجہ ذیل نصوص سے راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ولن یجعل اللہ للکافرین
علی المومنین سبیلا

(ترجمہ اوپر آچکا ہے)

و للہ العزۃ ولرسولہ و
للمومنین۔ (المنافقون پ۲۸ آیت ۸)

اور غلبہ تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہے۔

کافروں میں سب سے زیادہ مسلمانوں کے قریب اہل کتاب ہیں۔ ان کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح

سے رہیں تو ماتحت ہوکر رہیں۔ برابر کی حیثیت سے نہیں۔

قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون

(التوبہ پ آیت ۲۹)

"لڑو ان لوگوں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے اور دین حق کے ماتحت نہیں چلتے۔ ان لوگوں سے جو دیئے گئے کتاب یہاں تک کہ وہ ماتحت بن کر ہاتھ سے جزیہ دیں۔"

حدیث پاک میں ارشاد ہے:

الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ۔ (نووی شرح مسلم ج ۲ ص۳۳)

"اسلام اوپر رہتا ہے اسے نیچے نہیں رکھا جاسکتا ہے۔"

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:

المراد فضل الاسلام علی غیرہ اس سے مراد اسلام کا دوسرے مذاہب سے بڑھ کر رہنا ہے۔"

اس اصول کی روشنی میں مسلمانوں کے مذہبی حقوق کا تحفظ از بس ضروری ہے۔

(ماہنامہ الہلال پکنگ دسمبر ۸۴ء)

مندرجہ بالا علمی فکری اور تحقیقی بیان کی روشنی میں مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور غیر مسلم اقوام کی مذہبی آزادی کا مفہوم قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح ہوگیا۔ اب اس کے بعد بھی جو لوگ غیر مسلم اقوام کی مذہبی آزادی کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مذہبی آزادی اس کا نام نہیں کہ وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کا مذاق اڑائیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کریں۔ اسلامی شعائر کا علی الاعلان تمسخر کیا جائے۔ مسلمانوں کے اسلام کو مردہ اسلام کہا جائے۔ صحابہ کرام رضی اور اہلبیت کی توہین کی جائے۔ مسلمانوں کے اسلام کو خشک شہد کہا جائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی توہین کی جائے۔ مسلمان علماء کرام اور مقتداؤں کے خلاف بدزبانی کی جائے۔ عام مسلمانوں کو دشمن، خنزیر کتیاں وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا جائے۔ مسلمانوں پر دست درازیاں کی جائیں۔ مسلمان علماء پر ہر آئے دن پھبتیاں کسی جائیں۔ ان کے مبلغوں کو اغواء کرکے ان پر قاتلانہ حملے کیے جائیں۔ وغیرہ وغیرہ ان سب حرکات شنیعہ کے باوجود بھی یہ کہنا کہ قادیانی حضرات کی مذہبی آزادی چھینی جارہی ہے۔ تو وہ کس قدر حقائق سے چشم پوشی کررہا ہے۔ یہ کوئی لندن کا "ہائیڈ پارک" نہیں کہ جہاں بیٹھ کر ہر قسم کی باتیں کہی جاسکیں۔ یہ دین اسلام ہے جس کی سرحدوں کی حفاظت ہر اسلام کے نام لیوا پر ضروری ہے۔ اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کی حفاظت کریں۔

مگر افسوس کہ پھر بھی ان کی نظروں میں ہم ہی زیادتی کے مرتکب شمار ہورہے ہیں۔ اور ہمیں بدنام کیا جارہا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

قادیانی مذہب اور نبوت کا تصور

غیر مسلم اقوام خصوصاً قادیانی حضرات کو مذہبی آزادی دینے والے ذرا آنکھیں کھول کر مندرجہ ذیل الفاظ بھی پڑھ لیں اور بتلائیں کہ کیا مسلمانوں اور مملکت اسلامیہ میں اس قسم کے غلیظ و فحش عقائد و اقوال کی اشاعت کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر برحق خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قادیانی عقائد پچھلے صفحات میں مختصراً ذکر کیے گئے ہیں۔ اب ذرا ان کے ہاں نبوت کا تصور بھی ملاحظہ کیجیے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے۔ اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں پکڑا گیا ہے۔ اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہوکر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں بھی قید رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں۔ اور اس کی ماں دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں۔ اور سب مردار کھاتے

دار الافتاء

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

چار سے زائد شادیاں

س: مجھے کسی نے بتایا ہے کہ شریعت اسلام میں چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت ہے۔

ج: جن صاحب نے آپ کو یہ بتایا کہ اسلام میں چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت ہے۔ اس نے غلط کہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں بلاشبہ چار سے زائد تھیں۔ مگر یہ صرف آپؐ کی خصوصیت تھی۔ آپ کے علاوہ صحابی، تابعی، امام، محدث اور بزرگ کو چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت نہیں اور نہ کسی نے کی ہیں۔ ان صاحب نے یہ بات بھی بالکل غلط اور مہمل کہی ہے۔

اسلام اور انکم ٹیکس

س: اسلامی نظام میں انکم ٹیکس کا کیا جواز رہ جاتا ہے جب کہ ہم اپنے جائز منافع میں سے ایمانداری کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ (اب جب کہ زکوٰۃ کا نظام بھی رائج ہو چکا ہے ہم کاروباری افراد کی جمع شدہ بنک میں رقوم سے زکوٰۃ کی کٹوتی بھی ہو جاتی ہے اس کے علاوہ بھی ہم اپنے طور پر زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

اب ہمیں بتائیں شرعی حیثیت سے بتائیں کہ کیا موجودہ انکم ٹیکس کا نظام اسلامی لحاظ سے صحیح ہے یا ہم کاروباری حضرات پر ایک بوجھ اور ناانصافی ہے جو کہ دیگر کاروباری مسائل میں بھی پھنسے رہنے کے باوجود اس مسئلے میں اس قدر پھنستے ہیں کہ دفتر انکم ٹیکس کے چکر، پریشانی رشوت جیسے مسئلے میں بھی ملوث ہونا وغیرہ شامل ہونا پڑتا ہے۔

ج: اصولی طور پر کاروبار مملکت چلانے کے لیے حکومت کو ٹیکس لگانے کا حق ہے۔ لیکن انکم ٹیکس کا نظام اور اس میں کیا کیا بے انصافیاں ہوتی ہیں یہ مجھے معلوم نہیں۔ اس لیے اس کے بارے میں کچھ کہنے سے قاصر ہوں۔ جن حضرات کو ان نا انصافیوں کا علم ہو ان کو اس پر روشنی ڈالنی چاہیے۔

کالا رنگ اور آسمانی بجلی

س: یہ ایسا کوئی خاص مسئلہ نہیں پھر بھی آپ سے اصلاح طلب ہے کہ جب کبھی بارش ہوتی اور بجلی وغیرہ چمکتی ہے۔ تو عموماً سننے میں آتا ہے کہ کالے رنگ پر بجلی گرتی ہے۔ اب مطلب یہ کہ کوئی کالا لڑکا (خصوصاً پہلا بیٹا) کوئی کالی لڑکی (وہ پہلی ہی ہو) تو اسے اس موسم میں باہر نہیں نکلنا چاہیے خاص کر اس کے والدین عزیز و اقارب اس کو مشورہ دیتے ہیں اور سختی سے منع کرتے ہیں کہ وہ باہر نہ نکلے اس کی وجہ سے اولاد احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ اللہ نے ہمارا رنگ کیسا بنایا؟

جب کہ میرا ایمان ہے کہ ایک پتہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا۔ وہ اگر چاہے تو بجلی کالے شخص پر گرے تو (جب کہ کالے رنگ کے لڑکے لڑکیوں کو یہ مشورہ بھی دیا جاتا ہے کہ وہ باہر نکلتے وقت چہرے پر کچھ ڈال لیں) وہ شخص کتنا

بجلی چہرہ چھپایا ہوا ہوگا۔ بجلی اسی پر گرے گی اللہ تعالیٰ کی مصلحت و رضا ہے۔ اور اگر کوئی گورا شخص کالے شخص کے ساتھ چل رہا ہو یا الگ جارہا ہو تو اگر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی تو بجلی اس پر گرے گی تو پھر کوئی طاقت بجلی کو روک نہ سکے گی۔ اور بجلی اسی پر ہی گرے گی۔

یعنی اللہ جس کو چاہے رکھے اس کو کون چکھنے والا مسئلہ ہو جاتے گا۔ تو پھر یہ کالا رنگ اور گورا رنگ کی تفریق کیوں ہے؟ شرعی طور پر یہ وہم پرستی بالکل صحیح ہے۔ یا پھر اس وہم پرستی کے ذریعے کالے رنگ کے افراد کو احساس کمتری کا شکار ہونا پڑ رہا ہے۔

ج: کالے کے ساتھ بجلی کا تعلق تو سمجھ نہیں آتا۔ البتہ چمکدار دھاتیں بجلی کو جذب کر سکتی ہیں۔ ان کو کھلی جگہ رکھنے سے پرہیز کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ باقی آپ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ہے بجلی اذن الٰہی کی مامور ہے اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی

فیروزے اور عقیق والی انگوٹھی

س: لعل، یاقوت، زمرد، عقیق اور سب سے بڑھ کر فیروزہ کے رنگ کی انگوٹھی میں پہننے سے کیا حالات میں تبدیلی رونما ہوتی ہے اور اس کا پہننا اور اس پر یقین رکھنا جائز ہے۔

ج: پتھروں کو کامیابی و ناکامی میں کوئی دخل نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام فیروز تھا۔ اس کے نام کو عام کرنے کے لیے سبائیوں نے 'فیروزہ' کو متبرک پتھر کی حیثیت سے پیش کیا۔ پتھروں کے بارے میں نحس و سعد کا تصور سبائی افکار کا شاخسانہ ہے۔

نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

ارشاد حسین، حیدرآباد۔

س: عام طور سے زکوٰۃ کے لیے شرط نصاب جو سننے میں آتا ہے۔ وہ ہے ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا تک یا ان کی مالیت۔

مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص جس کے پاس نہ سونا ہے نہ چاندی مگر پانچ ہزار روپے نقد ہیں۔ اسے کس نصاب شرط پر عمل کرنا چاہیے؟ سونے پر یا چاندی پر اور مالیت کا حساب آئے تو کس چیز کے مطابق؟ اگر چاندی کی شرط پر عمل کرتا ہے تو وہ صاحب نصاب ٹھہرے گا۔ لیکن اگر سونے کی شرط پر عمل کرتا ہے تو ہرگز صاحب زکوٰۃ نہیں ٹھہرتا۔ لہٰذا وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جائے گا۔ وضاحت فرمائیں کہ ایسے شخص کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

آج کل نصاب کے دو معیار کیوں چل رہے ہیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ایک ہی معیار تھا۔ یعنی دو سو درہم۔ جو کہ ان کی مالیت بیس دینار (سونے) کی مالیت کے برابر تھے۔ آج ان کی مالیتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا کس شرط پر عمل کرنا لازمی ہے؟ نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

ج: زکوٰۃ کا نصاب چاندی کے لیے ۵۲½ تولے اور سونے کے لیے ۷½ ساڑھے سات تولے ہے۔ اور سونے چاندی کے علاوہ چیزوں مثلاً نقد روپیہ، مال تجارت کے لیے سونے یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کی مالیت کے برابر ہونا ہے پس جس شخص کے پاس اتنے روپے یا اتنا تجارتی سامان ہو کہ اس کی مالیت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

نصاب کے دو معیار نہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ یعنی دونوں نصابوں میں سے کسی ایک کے برابر ہونا۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دونوں کی قیمتیں متقارب تھیں۔ بعد میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا۔ پس جب کوئی ایک نصاب پایا جائے گا وجوب زکوٰۃ کا حکم کیا جائے گا۔ لیکن سونے اور چاندی کا نصاب چونکہ مقرر و متعین کر دیا گیا ہے۔ اس لیے ان دونوں میں قیمت کی کمی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ورنہ قیمت کا اعتبار کرکے اگر چاندی کو معیار بنایا جاتا تو ۲ تولے سونے پر زکوٰۃ واجب ہونی چاہیے تھی۔ اور اگر سونے کی قیمت کو معیار بنایا جاتا تو ۱۰۰ تولے چاندی پر بھی زکوٰۃ نہ ہوتی۔ پس سونے اور چاندی کے نصاب میں تو ہر ایک کا وزن معتبر ہے، انکی قیمت معتبر نہیں۔ اور نقد روپیہ اور مال تجارت میں بہرحال ان کی مالیت کا اعتبار کیے بغیر چارہ نہیں اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ دو نصابوں میں سے کسی ایک کے برابر جب انکی مالیت ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ واللہ اعلم

یادِ رفتگاں

حضرت مولانا صالح محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ

جن کی ساری زندگی قال اللہ وقال الرسولؐ میں بسر ہوئی۔

از ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن شاہ۔ سرگودھا

کہ جب ۱۲ اپریل کو اہلیان سرگودھا کو یہ جانکاہ خبر ملی کہ حضرت مولانا صالح محمدؒ اس دار فانی سے دار جاوداں کو کوچ کر گئے تو اہل شہر غم و اندوہ میں ڈوب گئے کیونکہ آج وہ اس ہستی سے محروم ہو گئے تھے جس نے نصف صدی سے بھی زیادہ قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند کی تھیں۔ بس دیکھتے ہی دیکھتے مرکزی جامع مسجد میں لوگوں کا "تانتا بندھ گیا۔ ہر شخص اشکبار تھا ہر شخص ہر زبان پر تھا کہ آج سرگودھا ایک ولی اللہ سے محروم ہو گیا ہے۔ لوگوں کی زبان پر ان کی نیکی ان کے خلوص ان کے تقویٰ ان کی دینداری کے چرچے تھے۔

مولانا صالح محمد مرحوم ۱۹۰۸ء پٹھانکوٹ تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل کے خاندان خواجگان میں خواجہ غلام حسین کے گھر پیدا ہوئے کون جانتا تھا کہ تجارت پیشہ خاندان میں پیدا ہونے والا یہ بچہ حقیقت میں بھی خواجہ بنے گا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۹۲۲ء میں اپنے مرشد و استاذ کے مدرسے مدرسہ سراج العلوم میں داخل ہوئے مدرسہ ۱۹۲۴ء میں خوشاب منتقل ہوا تو جناب بھی اپنے مرشد کے ہمراہ خوشاب تشریف لے آئے اور پھر ۱۹۳۲ء مدرسہ سرگودھا منتقل ہوا تو سرگودھا چلے آئے۔ آپ نے تکمیل علم کے لئے دارالعلوم دیوبند کو منتخب فرمایا اور شیخ العرب و العجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث شریف پڑھا۔ تکمیل کے بعد پھر اپنے مرشد و استاذ کے مدرسہ میں بطور مدرس مقرر ہوئے۔ اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اور تاحیات درس و تدریس میں مشغول رہے۔ شیخ الحدیث مفتی احمد سعید قاری عبدالسمیع مولانا عنایت اللہ، قاضی عبدالکریم، مولانا محمد زاہد آف ڈروب، عبداللطیف جہلمی مولانا غوث محمد، مولانا محمد رمضان مولانا سلطان علی، مولانا عبداللطیف مبلغ، مولانا سعید الرحمٰن علوی، مولانا محمد عبداللہ جعفر مولانا محمد اجمل الخلیل، صاحبزادہ نصر الدین اور راقم الحروف کے علاوہ تقریباً ۳۰ ہزار سے زائد شاگرد پوری دنیا میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا مرحوم نماز فجر کے بعد بلاک نمبر ۱۴ کی مسجد میں درس قرآن پاک دیتے تھے پھر تمام دن طالب علموں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرتے اور نماز عصر کے بعد مرکزی جامع مسجد میں مختلف دینی مسائل پر نمازیوں سے خطاب فرماتے اور بعد نماز عشاء ذکر و مراقبہ میں سالکان طریقت کی پیاس بجھاتے آپ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ جہاں مرشد جاتے آپ ان کے ہمراہ ہوتے۔ مولانا مرحوم نے دینی خدمات کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ دینی اور سیاسی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ نے قیام پاکستان سے قبل مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے سیاست کا آغاز کیا اور تحریک آزادی میں نمایاں کام کیا آپ تقریباً ۱۰ سال مجلس احرار کے سالار رہے قیام پاکستان کے بعد جمعیت علماء اسلام کی بنیاد رکھی گئی تو آپ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔ اور تقریباً ۲۰ سال جمعیۃ کے مقامی امیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو مولانا نے قائدانہ کردار ادا کیا اور ۶ ماہ تک جیل میں رہے۔ مرزا قادیانی نے ایک طرف تو خاتم النبیین کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور دوسری طرف مسلمانوں کی تحریک

آزادی کو بھی کچلنے کی کوشش کی اس وقت کے علماء حق نے اس فتنہ کو بھانپ لیا تھا اور اس کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں نکل آئے۔ حکومت کی طرف سے دیا جانیوالا لالچ اور قید و بند کی دھمکی علماء حق کو راہ حق سے نہ ہٹا سکی۔

مسٹر جسٹس منیر اپنی انکوائری رپورٹ میں لکھتا ہے کہ انگریز حکومت بھی سرگودھا سے دو علماء کو نہ خرید سکی اور نہ ڈرا سکی اور وہ دو تھے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ حضرت مولانا صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت مولانا نے ایوب خاں کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیا ۱۹۷۳ء کی تحریک بحالی جمہوریت ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ آپ ہر جگہ پیش پیش نظر آتے ہیں۔

حضرت مولانا مرحوم نے دو سال شاہی مسجد چنیوٹ میں خطبہ جمعہ کے فرائض انجام دیئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

بقیہ: محمد دوستی

اور گوہ اٹھاتے پھرتے ہیں۔

اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کرکے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو جائے کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری

اطاعت نہیں کرے گا خدا اسے جہنم میں ڈال دے گا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴۳)

اس وقت اس سے بحث نہیں کہ مرزا صاحب نے یہ بات اپنے بارے میں کہی یا کسی جلیل القدر پیغمبر کی شان اقدس میں طنزیہ جملے کسے یا پھر کسی اور کے بارے میں؟ بتلانا صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک نبوت کا تصور یہ ہے۔ اب ہر کوئی خواہ وہ چور ہو، خواہ بھنگی ہو، خواہ برے کاموں اور نجس کاموں کا مرتکب کیوں نہ ہو۔ نبی بن سکتا ہے۔ اس طرح مرزا صاحب ہر ایسے عزیزے کے لیے نبوت کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کی کتاب پڑھ کر ہر گندے سے گندہ ذہنیت کا مالک دعویٰ نبوت کر سکتا ہے۔

بقیہ: بہاولپوری ڈائری

مولانا عبدالحکیم، مولانا غلام حسین حاصل پوری مولانا غلام مصطفےٰ، حافظ محمد طیب کنوینر ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن نے خطاب کیا۔

مولانا عبدالرحیم اشعر انچارج شعبہ تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے جامعہ دارالعلوم اسلامی مشن کے سالانہ جلسہ سے خطاب فرمایا اور دفتر کی افتتاحی تقریب میں شمولیت بھی فرمائی۔ نیز مجلس کے بزرگ مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان بھی تشریف لائے۔ اور دفتر میں قیام فرمایا۔ مولانا زاہد الراشدی سیکرٹری اطلاعات مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے بھی جامعہ اسلامی مشن کے سالانہ جلسہ سے خطاب فرمایا۔ پورے ملک میں قادیانیوں کی طرف سے ہونے والی اشتعال انگیزی اور صدارتی آرڈیننس "امتناع قادیانیت" کی خلاف ورزی پر حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔

بقیہ: مولانا حمادی

اجتماع جمعیت العلماء اسلام اور وہ تمام اسلام دوست جماعتیں جو ایم آر ڈی میں شامل ہیں ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایم آر ڈی سے نکل جائیں یا ان سے توبہ کروائیں۔

۳۔ یہ اجتماع حمیدہ کھوڑو کی قادیانیت نوازی کو نہایت حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے حمیدہ کھوڑو کے بیان کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ یہ عظیم اجتماع قادیانیوں کے حمایتی افراد یا تنظیموں کو قادیانیوں سے بدتر سمجھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر امت مسلمہ اور ملکی آئین و قوانین سے غداری کے جرم میں مقدمہ چلا کر سخت سزائیں دی جائیں۔

بقیہ: مولانا خان محمد

بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید کرنے اور متعدد افراد کو زخمی کرنے کے واقعہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے پیشوا مرزا طاہر نے لندن میں بیٹھ کر یہ بیان دیا تھا کہ پاکستان میں افغانستان کے حالات پیدا ہوں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سکھر کے واقعہ نے مرزا طاہر کے اس بیان کی تصدیق کر دی ہے۔ سکھر میں جو کچھ ہوا وہ قادیانیوں کے طے شدہ پروگرام کا حصہ ہے۔ مجلس کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار قادیانیوں کو سخت ترین سزا دی جائے۔

بقیہ: کنری

جلوس نکالتا ہے۔ پولیس انہیں پکڑ لیتی ہے اور گاڑی میں بٹھا کر شہر سے باہر چھوڑ دیتی ہے وہ دوسرے دن پھر اکٹھے ہو کر جلوس نکالتے ہیں پولیس انہیں پکڑ کر پھر چھوڑ دیتی ہے۔ گذشتہ دنوں اسی سے زائد قادیانیوں نے بخاری مسجد کے سامنے مظاہرہ کیا اور گھیراؤ کیا۔ کنری کے عوام اس صورتحال سے پریشان ہیں۔

حق پہ رہ ثابت قدم
باطل کا شیدائی نہ بن

گر تجھے ایمان پیارا ہے
تو مرزائی نہ بن

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

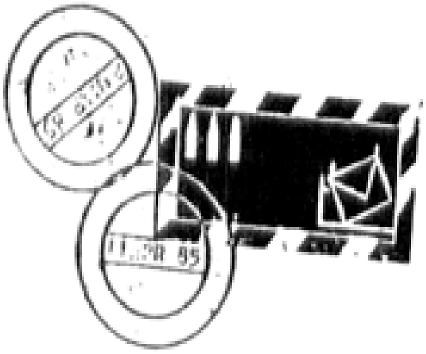

بزمِ ختم نبوت

مولانا وصی مظہر ندوی ممبر قومی اسمبلی کی رائے گرامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ "ختم نبوت" تبلیغ و دعوت کے میدان میں گرانقدر خدمت انجام دے رہا ہے یہ ہفت روزہ نہ صرف "ختم نبوت" کے مقام کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی نشر و اشاعت اور اصلاح عقائد و اعمال کے لئے بھی سرگرم عمل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کی کوششوں کو قبول فرمائے اس کے دائرۂ اشاعت میں توسیع فرمائے اور کارکنان کے حسن عمل کا اجر دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔ آمین!

وصی مظہر ندوی
حیدرآباد

مرزائی کمپنی کا بائیکاٹ کیجئے

جناب ایڈیٹر صاحب ختم نبوت کراچی

السلام علیکم۔ ایک صاحب نے سیالکوٹ کے ایک جنرل مرچنٹ سٹور سے ایک بوتل میٹھی چٹنی خریدی وہ خرید کر جب گھر لایا تو اس نے دیکھا کہ اس بوتل پر شیزان کمپنی کا نام ہے حالانکہ پہلے سٹور والے نے خریدار کو احمد کی چٹنی MAR MAL ADE) دی تھی۔ وہ واپس جنرل سٹور پر پہنچا اور بولا اس کو واپس لے لو اور مجھے احمد کی چٹنی دو۔ سٹور والے نے کہا کہ یہ بھی اچھی ہے مگر خریدار بولا چونکہ شیزان کمپنی مرزائیوں کی ہے اس لئے میں نہیں لوں گا۔ چنانچہ اس نے وہ واپس کر کے دوسری کمپنی کی چٹنی لی۔

آپ سے التماس ہے۔ کیا شیزان کمپنی واقعی مرزائیوں کی ہے؟ کیونکہ یہ کمپنی دیگر مصنوعات مثلاً شربت جوس وغیرہ تیار کرتی ہے اگر یہ مرزائی کی کمپنی ہے تو بذریعہ اخبار (ختم نبوت) لوگوں کی اطلاع کے لئے شائع فرما دیں یہ مرزائیوں کی کمپنی ہے اس لئے شیزان کی مصنوعات مت خریدیں۔

فضل احمد سیالکوٹ

قادیانیو! جہنم کا ایندھن نہ بنو

ایک طرف تو مرزا غلام احمد قادیانی دعوٰے کرتا ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے محمد ہے۔ احمد ہے۔ عیسیٰ ہے موسیٰ ہے۔ ابراہیم ہے۔ یہاں تک کہ اس کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ وہ سب انبیاء سے افضل ہے خدا ہے۔ خدا کا بیٹا ہے اور دوسری طرف وہ یہ کہتا ہے کہ وہ آدم زاد نہیں ہے بشر کی جائے نفرت ہے۔ مگر اس کا بیٹا مرزا بشیرالدین محمود قادیانی خلیفہ دوم بار بار کہہ گیا ہے۔ ۱۹۰۰ سال سے کنواریاں اس کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔ جبکہ اُن کا ابا مرزا غلام قادیانی مرتد کافرہ ملکہ وکٹوریہ انگلستان و ہندوستان کو خط مورخہ ۲۰ ۱۸۹۹ء میں لکھ چکا ہے کہ میں نے جہاد کو حرام کرنے کے بارے میں چالیس ہزار کتابیں رسائل اور اشتہارات مکہ شریف، مدینہ شریف اور دیگر اسلامی ممالک میں تقسیم کئے ہیں۔ اور یہ کہ مرزا غلام قادیانی کے ابا مرزا غلام مرتضٰی نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بہادر شاہ ظفر کی مسلمان فوج کو تباہ کرنے کے لئے انگریزوں کو ۵۰ نوجوان اور ۵۰ گھوڑے دیئے تھے۔ کافرہ ملکہ انگلستان و ہندوستان کو مرزا غلام قادیانی مرتد نے یہ بھی لکھا "خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ اور تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے" اندریں حالات ہم احمدی عقلمندوں دانشوروں اور سادہ لوحوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ دنیا کے ۹۹ کروڑ مسلمان

اور جنرل ضیاء صاحب مرزا غلام قادیانی مرتد کو نبی اور مسیح موعود کس طرح مان لیں جب کہ خود اپنے خط مورخہ ۱۸۹۹ء ۲۰ بنام ملکہ وکٹوریہ انگلستان و ہندوستان میں تحریر کر چکا ہے کہ اس کو ملکہ وکٹوریہ کی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے بھیجا ہے۔ اور یہاں تک بھی لکھ گیا ہے کہ جو مسلمان اسے نہیں مانتا خواہ اس نے مرزا غلام قادیانی کا نام بھی نہ سنا ہو، وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ اس لئے قادیانی احمدی سعید روحوں کو سوچنا چاہیئے کہ ڈیڑھ لاکھ پاکستانی احمدی مسلمان ہیں؟ اور ۸ کروڑ مسلمانان پاکستان اور دیگر ممالک کے ۹۱ کروڑ مسلمان نعوذ باللہ غیر مسلم ہیں۔

ان حالات میں ہم قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ انہیں آئین پاکستان ۱۹۷۳ء عبوری آئین ۱۹۸۱ء اور صدارتی آرڈیننس مورخہ ۲۶/۴/۸۴ کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم کافر اقلیت تسلیم کرنے کا کھلم کھلا اعلان کر دینا چاہیئے، یا ہمت کر کے مرزا طاہر اور جماعت احمدیہ پاکستان ربوہ کے صدر سے ربوہ کے گول بازار میں لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کرائیں کہ وہ اور ان کے پیروکار احمدی "مسلمان ہیں" جنرل ضیاء صاحب اور دیگر ۹۹ کروڑ مسلمان نہیں؟ اگر احمدی حضرات ایسا نہیں کر سکتے یا ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں، پھر بھی مسلمان کہلانے کے خواہشمند ہوں تو انہیں مرزا غلام قادیانی مرتد پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جانا چاہیئے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

منظور الٰہی ملک اعوان

سیالکوٹ

رکن مرکزی مجلس، دینی تحفظ ختم نبوت پاکستان

ایم ایم احمد قادیانی اور مشرقی پاکستان

مکرمی سلام مسنون!

مورخہ ۱۵ رمئی ۱۹۸۵ء کو روزنامہ جنگ کراچی کے مڈویک میگزین میں خان عبدالولی خان صاحب کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ اس میں خان صاحب نے جنرل یحییٰ خان کے ہم نوالہ و ہم پیالہ اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اہم کردار مشہور قادیانی ایم ایم احمد قادیانی کے کردار پہ روشنی ڈالی ہے۔ نمائندہ جنگ کا سوال اور خان صاحب کا جواب حسب ذیل ہے۔

سوال۔ جب سقوط ڈھاکہ ہوا اس کے جو عوامل تھے ان میں ایک تو وہ فوجی حکومت تھی جو اس زمانے میں اپنی آمریت برقرار رکھنا چاہتی تھی۔ دوسرا سیاستدانوں کا کردار تھا وہ کیا منصفانہ تھا؟

جواب۔ میں باہر تھا مجھے بلا کر کہا گیا کہ آپ جا کر مجیب سے بات کریں۔ جب میں شیخ مجیب سے ملا اس نے مجھ سے کہا کہ یہ آہستہ آگے آگے اس مسئلہ کو بڑھائیں گے ابھی ایم ایم احمد آئیں گے وہ کہیں گے کہ یہ اقتصادی مسئلہ ہے۔ پھر جب موقعہ ملا تو بھرپور ضرب لگائیں گے جہاں اس وقت ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ڈھاکہ میں بیٹھ کر ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے۔

محمد شفیع

کراچی۔

ڈائریکٹر خانۂ فرہنگ ایران حیدرآباد کا تہنیت نامہ

۲۴ شعبان ۱۴۰۵ھ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلہ وزین ختم نبوت (ص)، مجلہ ایں دینی است وگرمہت برخدمت بہ دین مقدس اسلامی و شریعت ختمی مرتبت بستہ است توفیق موسسین آن نادر خدمت و بشریت و ہدایت افکار عمومی و پاسداری از حریم اسلام از خداوند توانا مسئلت مینمایم۔

مسئول خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران

حیدرآباد سندھ

محمد کاظم موسوندی

ترجمہ: خوبصورت رسالہ ختم نبوت ایک دینی رسالہ ہے جس نے مقدس دینِ اسلام اور ختمی مرتبت ﷺ کی شریعت کے لئے کمر ہمت باندھ رکھی ہے۔ اس کے بانی حضرات شریعت مطہرہ کی نادر خدمت ادا کر رہے ہیں۔ میں اس رسالے کے بارے میں جو اسلام کی پاسداری اور عوام الناس کی فکری قوتوں کی راہنمائی کرتا ہے خداوند تعالیٰ سے دست بدعا ہوں۔

ارکان قومی و صوبائی اسمبلی کے نام

معزز و محترم حضرات گرامی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ حضرات کے علم میں ہے کہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ساہیوال میں قادیانیوں نے جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے استاذ حافظ قاری حاجی بشیر احمد حبیب اور گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ کے طالب علم رہنما اظہر رفیق کو نہایت بیدردی سے اس وقت شہید کر دیا گیا جب وہ امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کا پتہ کرنے کے لئے "مشن چوک" کے قریب گئے۔ اس واقعہ کے خلاف پورے ملک میں بالعموم اور ضلع ساہیوال میں بالخصوص پیدا ہونے والے ردعمل کو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور راہنماؤں نے جس طریقے سے کنٹرول کیا، ایک لاکھ سے زائد افراد کے مجمع کو جس طرح قابو میں رکھ کر امن و امان کو تباہ ہونے سے

بچایا۔ سب حالات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے مخالف ہیں۔ چنانچہ اس مقدمہ کی پیروی میں ہم نے کسی موقع پر بھی ایسا طرز عمل اختیار نہیں کیا جس سے قانون شکنی کا شائبہ بھی ہوا ہو!

ہم نے حصولِ انصاف کے لئے صرف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ تاکہ ہمیں انصاف ملے۔

حافظ قاری بشیر احمد حبیب شہید کے یتیم اور نابالغ بچے، اظہر رفیق کے ضعیف العمر والدین بہن بھائی اور سب مسلمان حق و انصاف کے طلب گار بن کر عدل و انصاف کی اُمید پر اُس دن کے منتظر ہیں جب مرزائی قاتل پھانسی کے پھندے پر لٹکائے جائیں گے۔ تاکہ شہداءِ ختم نبوت کی روح کو سکون ملے اور قاتل اپنے کئے کی سزا پائیں!

• کیس سپیشل ملٹری کورٹ میں شروع ہوا اور اب سماعت مکمل ہو چکی ہے۔ آپ حضرات کا فرض ہے کہ دینی غیرت اور قومی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر نیز اپنے اپنے حلقوں میں مضبوط و مؤثر آواز اٹھائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ فیصلے پر کوئی خفیہ ہاتھ اثر انداز ہو۔ علاوہ ازیں امتِ مسلمہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت مندرجہ ذیل مطالبات کے لئے بھی سرگرم عمل ہے ان کے لئے بھی آپ حضرات کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔

• مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے
• قادیانی صدارتی آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے۔
• ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے مولانا اسلم قریشی کا سراغ لگایا جائے۔
• تحریک ختم نبوۃ کے سلسلے میں قائم شدہ تمام مقدمات واپس لیے جائیں۔
• شناختی کارڈ میں مذہب کے کالم کا اجراء کیا جائے۔
• مرزائیوں کے جملہ اخبارات و رسائل اور پریس ضبط کئے جائیں اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دیا جائے۔
• شہداء ختم نبوۃ ساہیوال کے قاتلوں میں سے چار مفرور ملزمان پروفیسر طفیل، شاہد نصیر باجوہ، حفیظ الدین اور لطف الرحمٰن کو جلد گرفتار کیا جائے ورنہ حالات اور سیلاب کا مقابلہ مشکل ہوگا۔

کل پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

منجانب ، مجلس عمل ساہیوال

طلباء گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ ساہیوال

مجاہد ملت حضرت مولینا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

کی پہلی

سوانح حیات

شائع ہو گئی ہے

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری

۳۴۸ صفحات کی اس سوانح حیات میں مولینا مرحوم کے حالاتِ زندگی کو نہایت اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، معیاری خوبصورت ڈائی دار جلد اور عمدہ کاغذ قیمت صرف ۳۲ روپے

ملنے کے پتے

۱- دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ـــــــ ملتان فون: ۷۳۳۸، ۳۲۲۴۱

۲- دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی۔ فون: ۷۱۱۶۷۱

قسط ۱۳

منظور احمد الحسینی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد کا

دورہ افریقہ

نماز مغرب کے بعد سنی مسجد روزہل میں اجتماعی کھانا کھایا گیا۔ جس میں تقریباً ۵۰۰ سے زائد حضرات شریک تھے۔ عشاء کے بعد راقم الحروف کا ”کافر کون مسلمان کون“ کے عنوان سے سوا گھنٹے کا تفصیلی بیان ہوا۔ تقریباً ۱۵ منٹ آخر میں میرے رفیق سفر جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے بھی خطاب کیا۔ ہمارے اس بیان میں کچھ قادیانی بھی شریک ہوئے۔ مقامی زبان میں ترجمانی کے فرائض ہمارے ایک ساتھی نے ادا کیے۔ جو یہاں ایک اسکول میں ٹیچر ہیں بیان سے فراغت کے بعد ہم روزہل پہنچے۔

صبح جمعہ کا دن تھا۔ لہذا ہمارے دوستوں نے جمعہ کا پروگرام دو جگہ ترتیب دیا : باوا صاحب روزہل کی جامع مسجد سنی میں راقم الحروف نے مرکزی جامع مسجد ڈی نورس روڈ پورٹ لوئی میں پڑھایا اور رد قادیانیت پر تقریریں کی گئیں۔

نماز عصر کے بعد ہم لوکھات صاحب اور پٹیل صاحب کے ہمراہ روزہل سے ملحق ایک قصبہ پہنچے۔ اس قصبہ میں ایک بڑی مسجد ہے جس کے امام مولانا رشید احمد قاضی ہیں مولانا موصوف کئی سال سے یہاں دین کی خدمت میں تندہی کے ساتھ مصروف ہیں۔ مغرب کے بعد مختلف احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

عشاء کے بعد محترم باوا صاحب نے مرزا قادیانی کا اخلاقی کچا چٹھہ بیان کیا مجمع کافی تھا۔ لوگ دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ مرزا جی کی بداخلاقیوں کو سن کر لوگ بول اٹھے کہ ایسا شخص نبی تو کجا شریف آدمی کہلانے کے قابل بھی نہیں یہ دجال اور کذاب ہے۔ کچھ قادیانی حضرات بھی بیان سننے کے لیے پہنچے ہوئے تھے۔ وہ دوران بیان اٹھ کر چلے گئے

۱۱ جنوری بروز ہفتہ ہمارا قیام مرکزی مسجد پورٹ لوئی میں ہوا۔ عصر کی نماز ہم نے مسجد شان اسلام میں پڑھی۔ مغرب سے پہلے مولانا اسمٰعیل بڑا بھائی کے ہاں چائے پی گئی۔ پھر مولانا کی گاڑی میں بیٹھ کر قریبی قصبہ کیمپ تھیلون پہنچے۔ مغرب کی نماز یہاں کی مسجد میں ادا۔ یہ علاقہ قادیانیت کا گڑھ ہے۔ یہاں قادیانیوں نے ایک بڑا مرتد خانہ بنا رکھا ہے مسلمان غریب ہیں لیکن مقابلہ خوب کر رہے ہیں۔ راقم الحروف نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ عشاء کے بعد محترم باوا صاحب نے اسی مسجد میں رد قادیانیت پر بھرپور بیان کیا۔ کیمپ تھیلون کی جامع مسجد میں حاضرین کی کثیر تعداد جمع ہوئی اور مولانا اسمٰعیل بڑا بھائی (مرحوم) بذات خود تشریف فرما تھے۔

محترم باوا نے نے اپنی مفصل تقریر جو ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اس میں قادیانیت کے کفریہ عقائد کو طشت ازبام کیا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمد ثانی پر مفصل بحث کی۔ جب کہ ایک دوست مقامی زبان میں ترجمانی کے فرائض انجام دے رہے تھے تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ جب کہ راقم الحروف / جناب عبدالحق لوکھات کے ساتھ تکلس پہنچا اور وہاں کی جامع مسجد میں عشاء کے بعد پونے دو گھنٹے حیات عیسٰی علیہ السلام اور کذب مرزا پر مفصل بیان ہوا۔ ان مفصل بیانوں سے قادیانیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اور قادیانی کیمپوں سے ایسی خبریں آنا شروع ہو گئیں کہ وفد ختم نبوت کی آمد ان کے لیے انتہائی پریشان کن ہے۔ اور روزانہ ہمارے وفد کے خلاف مشورہ کرنے میں مصروف ہیں۔ (جاری ہے)

جامع مسجد منزل گاہ سکھر پر قادیانیوں کا دستی بموں سے حملہ

دو مسلمان شہید، ۱۲ زخمی، شہر میں ہڑتال

شہداء کے جنازہ میں ایک لاکھ سے زیادہ افراد کی شرکت

سکھر (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ جمعرات کو قادیانیوں نے بم مار کر دو مسلمانوں کو شہید اور ۱۲ کو زخمی کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق جامع مسجد منزل گاہ سکھر میں جب بچے کی جماعت ہو رہی تھی اور نمازی التحیات میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کار اور دو موٹر سائیکلوں پر سوار قادیانیوں نے مسجد کی شمالی جانب سے دو بم پھینکے جس سے مدرسہ کا ایک طالب علم اور ایک مقامی مسلمان موقعہ پر شہید ہو گئے جبکہ ۱۲ افراد زخمی ہو گئے۔ ایک زخمی جسے شدید زخم آئے ہیں کراچی ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کار اور موٹر سائیکلوں پر سوار قادیانی مدرسے کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا محمد مراد کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ مولانا محمد مراد بھی اس حادثہ میں زخمی ہیں۔ اس حادثے یا مرزائی غنڈہ گردی کی اطلاع سکھر شہر میں آناً فاناً پھیل گئی۔ مسلمان وہاں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ جمعرات کے دن رات (شب جمعہ) کو شہداء کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں کم و بیش ایک لاکھ افراد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے معروف راہنما حضرت مولانا حمادی صاحب اور کچھ دوسرے حضرات نے تقریریں اور اس واقعہ کی پرزور مذمت کی گئی۔ جمعہ کے دن اور ہفتہ کو سکھر شہر میں بھرپور ہڑتال ہوئی۔ شہر کا پورا نظام معطل ہو گیا۔ نماز جمعہ میں شہر کی تمام مساجد میں مرزائی غنڈہ گردی اور کھلی جارحیت کی شدید مذمت کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ عوام الناس کے نزدیک یہ وحشیانہ کارروائی قادیانی گروہ کے اس منصوبہ کا حصہ ہے جس کے تحت یہ گروہ ملک میں امن عامہ کی صورتحال کو خراب کر کے بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی راہ ہموار کرنا چاہتا ہے۔ قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سکھر کے مظلوم مسلمانوں کے قاتلوں کی گرفتاری اور اس المناک سانحہ کے محرکات و پس منظر سے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں ورنہ اس کے ردعمل کی آگ پورے ملک میں بھڑک سکتی ہے اور اس کے بعد حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

شہر شہر کی خبریں

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کی قانون پسندی اور شرافت کے دعوے کی قلعی کھل گئی

کنری میں جلوس اور مظاہرے، بخاری مسجد کا گھیراؤ

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) قادیانیوں نے کنری میں حکومت مخالف تحریک کا آغاز کر دیا۔ کنری سے پہنچنے والی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ربوہ کی راکل فیملی اور قادیانی جماعت کی وہاں ہزاروں ایکڑ زمین ہے جس میں سے کردہ قادیانیوں کے نام سے فارم بنائے گئے ہیں۔ فارموں کی نگرانی اور اراضی کی کاشت کے لئے جو مزارع مقرر کئے گئے ہیں وہ بھی سب کے سب قادیانی ہیں۔ جو پنجاب سے یہاں لائے گئے ہیں۔ قادیانی جماعت کے ارباب اختیار کو حکومت مخالف تحریک چلانے جلوس نکالنے اور مظاہرے کرنے کے لئے سرحد، بلوچستان، پنجاب اور اندرون سندھ میں کوئی جگہ نظر نہیں آئی کیونکہ اول تو دوسرے علاقوں میں کہیں بھی قادیانیت کا نام و نشان نہیں ہے۔ اگر ہے تو برائے نام ہے کنری میں جو جلوس نکال رہے ہیں وہ راکل فیملی کے غریب مزارعین ہیں جنہیں سختی کے ساتھ ہدایات دی گئی ہیں کہ اگر انہوں نے قادیانی جماعت کے ارباب اختیار کی ہدایات کے مطابق تحریک میں حصہ نہیں لیا تو انہیں زمینوں اور مکانوں سے بے دخل کر دیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی مزارع جلوس سے لاتعلق رہا اور اس کی پاداش میں جیل چلا گیا تو قادیانی جماعت کے ارباب اختیار اس کی ضمانت کرائیں گے جس کے لئے کراچی کے مرزائی وکلاء کی ایک ٹیم کنری پہنچ چکی ہے وہ ان کے کیس کی پیروی کر رہی ہے۔ اور ضمانتیں کرانے کے علاوہ تحریک کی قیادت انہیں وکلاء کے ہاتھ میں ہے۔ گرفتار شدہ مرزائیوں کے گھریلو اخراجات کے لئے ماہانہ دو ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں تحریک کا طریقہ کار یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ جتھہ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر

باقی صفحہ ۱۹ پر

سکھر کا واقعہ قادیانیوں کے طے شدہ پروگرام کا حصہ ہے

حضرت مولانا خان محمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر کا بیان

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے ایک بیان میں جامع مسجد منزل گاہ بندر روڈ سکھر میں قادیانیوں کے

باقی صفحہ ۱۹ پر

قادیانیوں کے بارے میں آرڈی نینس پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائیگا

کوئٹہ مجلس کے استقبالیہ سے سینٹ اور اسمبلی ممبران کا خطاب

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) ناموس رسالت اور حضورؐ کی ختم نبوت کے لئے مسلمان ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا ہمارے لئے سعادت ہے۔ ان خیالات کا اظہار سینٹ اور اسمبلی کے ارکان نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں کیا جو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں استقبالیہ سے سینیٹ کے رکن سید فضل آغا نے کہا کہ ناموس رسالت اور حضورؐ کی ختم نبوت کے لئے وہ ہر چیز کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہ علماء کے اشارے پر لبیک کہیں گے انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے لئے پوری امت مسلمہ ایک ہے۔ سید افضل آغا نے کہا کہ اس وقت ہمیں فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کام کرنا چاہیئے کیونکہ اس وقت ملک اختلافات کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ وہ سینٹ میں کسی عہدے یا لالچ کے لئے نہیں آئے بلکہ عوام کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ اس لئے وہ سینٹ میں حق کی آواز بلند کریں گے اور حکومت کو مجبور کریں گے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں جاری ہونے والے آرڈی نینس پر مؤثر عملدرآمد کرے۔ صوبائی اسمبلی کے رکن ملک محمد انور خان دوتانی نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر آنا عبادت ہے اور یہاں پر کھڑے ہو کر خطاب کرنا میرے لئے اعزاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضورؐ کی ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ میں اس کے لئے کام کرنا سعادت سمجھتا ہوں۔ صوبائی اسمبلی میں اس مسئلہ کی اہمیت واضح کروں گا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کو حل کرانے کی کوشش کروں گا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا محمد منیر الدین نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ہمہ گیر عالمی تبلیغی تنظیم ہے جو اتحاد ملت اور تردید قادیانیت کے لئے کام کررہی ہے۔ ہم پر امن طور پر اپنی تبلیغ کرتے ہیں لیکن قادیانی جارحانہ کارروائیاں کرکے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرکے مشتعل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان دنوں قادیانی علی الصبح لوگوں کے گھروں میں خطوط ڈال رہے ہیں جس سے قرآن کی تکذیب، شعائر اسلام کی توہین اور مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی سندھ کے واقعات میں خود کو مظلوم ظاہر کررہے ہیں۔ حالانکہ یہ حالات ان کے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ اور کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر توہین کررہے ہیں۔ مولانا منیر الدین نے واشگاف الفاظ میں قادیانیوں سے کہا کہ یا تو وہ دعوت حق قبول کرلیں یا پھر دوسری اقلیتوں کی طرح رہیں۔ ممتاز عالم دین، جامع مسجد مرکزی کے خطیب

> ## سندھ کے حالات قادیانیوں کے اپنے پیدا کردہ ہیں
>
> ——— مولانا منیر الدین

مولانا قاری انوار الحق نے استقبالیہ کے مدعوین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی۔ انہوں نے کہا سب سے پہلے خود نبی کریم نے جھوٹے نبوت کے دعویدار کے خلاف لشکر روانہ کیا۔ بعد میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس مسئلہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کو فی النار جہنم کیا۔ یہ ایسا نازک اور اہم مسئلہ تھا جس کے لئے سات سو سے زائد صحابہ کرام شہید ہوئے۔ جن میں حفاظ قاری اور عالم شامل تھے۔ انگریزوں نے استعمار کو وسیع کرنے کے لئے مرزا قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ جس نے مسئلہ جہاد کو حرام قرار دے کر انگریزوں کی مدد کی۔ برصغیر کے علماء نے اس فتنے کا مقابلہ کیا۔ قیام پاکستان کے بعد تین مرتبہ تحریک چلائی گئی جس سے ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ اہل حق کی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم پرکام کررہی ہے۔ انہوں نے ارکان اسمبلی اور سینٹ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مسئلہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے آواز بلند کریں۔ جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد نے کہا کہ کوئی باغیرت مسلمان حضورؐ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ قادیانی مسلمانوں کے جذبات کو نہ بھڑکائیں ورنہ ان کے لئے خطرناک ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کے گھروں میں اشتہار پھینکنے اور خطوط ڈالنے سے باز آجائیں ورنہ اس کا انجام ان کے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔ اس سے قبل مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر حاجی فضل اللہ خان قیصرانی نے سینٹ اور صوبائی اسمبلی کے ارکان کو خوش آمدید کہا۔ استقبالیہ میں تحریک فقہ جعفریہ کے جنرل سیکرٹری حاجی محمد موسیٰ ہزارہ، مولانا جان محمد سارنگزئی، مولانا قاری عبدالحق حقانی، مولانا عبدالقدوس، مولانا محمد ادریس فاروقی، مولانا محمد عبداللہ، حافظ عبدالرشید ہزاروی، مولانا محمد یوسف ہزاروی، مولانا قاری محمد اکبر، مولانا قاری غلام حسین عباسی، مولانا قاری شیر محمد، مولانا عبدالواسع زنگی وال، مولانا قاری محمد موسیٰ، مولانا محمد اسماعیل، مولانا عبیداللہ فاروقی، مولانا محمد نعیم ترین، تحریک احیاء سنت کے محمد انور مندوخیل، میر عبدالواحد ترین، سردار رضا محمد بڑیچ، محمد ادریس شیخ، سید فریا آغا، راجہ مقبول حسین، مفتی شفیع احمد، میاں محمد رمضان، محمد صابر زاہد، مقیم انصاری ایڈووکیٹ، کونسلر سردار صفدر زمان، کونسلر حاجی محمد زرین، ملک محمد عالم، حاجی صاحب جنوخان، ملک محمد عظیم خان بڑیچ اور دیگر معززین نے شرکت کی۔

سکھر کے واقعہ کے ذمہ دار افراد کو سخت سزا دی جائے

کراچی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے ایک بیان میں سکھر کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پہلے تو شعائر اسلامی خاص طور پر کلمہ طیبہ، مساجد وغیرہ کا نام استعمال کرکے ان کی توہین کررہے تھے اب انہوں نے عملاً شعائر اسلامی کی تذلیل بھی شروع کردی ہے۔ مساجد خانہ خدا ہیں جہاں عبادت کے ساتھ ذکر اللہ اور تلاوت قرآن پاک ہوتی رہتی ہے سکھر کی مسجد میں بم پھینک کر جہاں قادیانیوں نے دو مسلمانوں کو شہید اور بارہ کو زخمی کیا وہاں مسجد کی حرمت اور قرآن پاک کا تقدس بھی پامال ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ یہ ایسا جرم ہے جسے کوئی مسلمان نہ برداشت کرسکتا ہے اور نہ اسے معاف کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو سخت ترین سزا دے کر عوام کو مطمئن کیا جائے۔

اٹک میں ختم نبوت یوتھ فورس کا جلسہ

اٹک شہر (نمائندہ خصوصی) ختم نبوت یوتھ فورس اٹک شہر کے زیر اہتمام جامع مسجد لوہاراں میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت میجر (ریٹائرڈ) محمد اکبر خان صاحب نے کی جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی نے سرانجام دیئے۔ ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کے لائبریری انچارج طاہر رضوان صاحب (سال دوم) نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ حافظ محمد مسکین صاحب نے نعت شریف پڑھی۔ جامعہ اشاعت الاسلام کے ناظم محمد اکبر ساقی صاحب نے مہمانان خصوصی کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں صاحبزادہ محمد ارفاق صاحب رضوی نے بریلوی مکتب فکر کی نمائندگی کرتے ہوئے مفصل خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکن قابل صد مبارک باد ہیں کہ انہوں نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے سلسلہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو ایک سٹیج پر لا کھڑا کیا ہے۔ رضوی صاحب کے خطاب کے بعد نذر صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر پنجابی زبان میں چند اشعار پیش کر کے خوب داد پائی۔ بعد ازاں مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں قادیانی ریشہ دوانیوں کا ذکر کیا۔ مولانا اللہ وسایا کے خطاب کے بعد جامع مسجد محلہ شیڈ کے خطیب حافظ عبدالستار صاحب نے مختصراً قادیانیت کا علمی محاسبہ کیا۔ بعد ازاں مدیر لولاک طارق محمود نے تقریر کی۔ رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب جلسہ کے اختتام پر چند قراردادیں پیش کی گئیں بعد ازاں جامع مسجد لوہاراں کے خطیب حضرت مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب نے اختتامی خطاب فرما کر دعا فرمائی۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے اراکین کی طرف سے شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا۔

ختم نبوت یوتھ فورس اٹک

جلسہ عام کی قراردادیں

ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ عام میں درج ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

۱۔ ختم نبوت یوتھ فورس کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حالیہ صدارتی آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے۔ اور آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلم قریشی کیس کی تفتیشی ٹیم کو تبدیل کر کے مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ نیز مرزا طاہر احمد کے حالیہ بیان کا نوٹس لیا جائے۔

۳۔ یہ اجلاس حضرت مولانا عبید اللہ انور کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی وفات کو عظیم سانحہ قرار دیتا ہے۔

خواجہ خیر الدین، اور کھوڑو کی قادیانیت نوازی

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنماؤں مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد، علامہ محمد یوسف عثمانی، حافظ محمد ثاقب اور چوہدری غلام نبی نے ایک مشترکہ بیان میں قادیانیوں کی حمایت میں ایم آر ڈی کے سیکرٹری جنرل خواجہ خیر الدین اور جئے سندھ کی کنوینر ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو کے حالیہ بیانات کی شدید مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بعض نام نہاد سیاستدان سامراجی قوتوں کو خوش کرنے کے لئے ان کے آلۂ کار قادیانی گروہ کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور ملک و ملت کے خلاف قادیانیوں کی مسلسل سازشوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی نام نہاد مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر خود کو دھوکے کے ذریعے مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانی مظلوم ہیں تو پھر ملک کی جیلوں میں دھوکہ، فراڈ اور جعلسازی کے الزام میں سزا بھگتنے والے تمام قیدی مظلوم ہیں۔ خواجہ خیر دین، حمیدہ کھوڑو اور ان کے ہمنواؤں کو ان کے حق میں بھی آواز اٹھانی چاہیئے تاکہ عوام کو معلوم ہو کہ وہ ملک میں کس قسم کا نظام لانا چاہتے ہیں۔

سیاسی راہنما قادیانیت نوازی کی پالیسی ترک کردیں، علامہ حمادی

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر اور مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے سربراہ حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایم آر ڈی کے راہنما خواجہ خیر الدین کے قادیانیوں کی حمایت میں دیئے گئے بیان کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قبل ازیں اصغر خان، نسیم ولی خان، مزاری، بزنجو، بینظیر بھٹو، قصور گردیزی وغیرہ بھی اسی قسم کے بیانات دے چکے ہیں۔ ان سیاسی راہنماؤں کے بیانات پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا ایم آر ڈی قادیانی جماعت کا کوئی حصہ ہے۔ علامہ حمادی صاحب نے ان سیاسی راہنماؤں کو یاد دلایا کہ وہ قادیانیوں کی حمایت کرنے سے پہلے اس آئین کو بھی دیکھ لیں جو خود انہوں نے بنایا ہے۔ علامہ حمادی صاحب نے کہا کہ قادیانی احتجاج کر رہے ہیں جلوس نکال رہے ہیں اور کلمہ طیبہ کی توہین کر کے مسلمانوں کو اشتعال دلا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سیاسی راہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھیں۔ علامہ حمادی صاحب نے اپنی تقریر میں اسلام کی حامی جماعتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ ایم آر ڈی سے الگ ہو جائیں۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(قراردادیں)

یہ عظیم الشان اجتماع جمعہ ایم آر ڈی کے جنرل سیکرٹری خواجہ خیر الدین کی قادیانی حمایت کو نہایت حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے بھرپور مذمت کرتا ہے۔

۲۔ جیسا کہ ایم آر ڈی میں اکثر شامل جماعتوں کے سربراہوں بزنجو، مزاری، نسیم ولی، بے نظیر بھٹو، اصغر خان، قصور گردیزی اور خواجہ خیر الدین وغیرہ نے قادیانی امتناعی آرڈیننس کی مذمت اور قادیانیوں کی حمایت کی ہے اس لئے یہ عظیم الشان

باقی صفحہ ۱۹ پر

اٹک شہر میں "یوتھ فورس" کے دفتر کا افتتاح

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فیصل آباد کے مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب نے ۳۰ اپریل ۸۵ء کو اٹک شہر کے چوک فوارہ میں "ختم نبوت یوتھ فورس" کے ضلعی دفتر کا افتتاح کیا۔

گاہے گاہے باز خواں

قادیانی فتنہ

قادیانی فتنہ اٹھا ہے مسلمانو اٹھو
خواب سے بیدار ہو لِلّٰہ دیوانو اٹھو
حرمتِ دینِ محمدؐ کے نگہبانو اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ، لِلّٰہ دیوانو اٹھو

مٹ رہا ہے دینِ وحدت اور ہم دیکھا کریں
آؤ پھر پہلا سا جوشِ زندگی پیدا کریں

آگیا ہے روسیاہ تختِ نبوت کے قریب
کفر صف آرا ہوا ہے نورِ وحدت کے قریب
چھا رہی ہیں ظلمتیں شمع رسالت کے قریب
خیمہ زن ہیں بجلیاں، بارانِ رحمت کے قریب

فتنۂ دجال کی، قربت کا پیغام آگیا
لو خبر اسلام کی نرغے میں اسلام آگیا

فتنہ یہ اُٹھا ہے ہنگامہ اٹھانے کیلئے
مشعل نورِ محمدؐ کو بجھانے کیلئے
یہ بلا آئی ہے تم سب کو جگانے کیلئے
غیرتِ دینی تمہارے آزمانے کیلئے

تم ہو ناموسِ محمدؐ کے نگہباں یاد ہے
تم مسلماں ہو، مسلماں ہو، مسلماں یاد ہے

خواب سے بیدار ہو روح الامیں کا واسطہ
متحد ہو، رحمت اللعالمینؐ کا واسطہ
پستیوں کو چھوڑ دو دینِ مبیں کا واسطہ
رفعتوں کو ڈھونڈلو، عرشِ بریں کا واسطہ

فتنے جتنے اٹھ رہے ہیں سب فنا ہو جائیں گے
تم جو چونکو گے حوادث خود فنا ہو جائیں گے

ایک شاعر

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI

Registered S. No. 3220

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال کو مضبوط بنایئے

مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
کی اپیل

قادیانی مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے
کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں
امسال قادیانیوں نے اپنی ارتدادی
سرگرمیوں کے لئے ۲۵ کروڑ روپے کے
بجٹ کا اعلان کیا ہے۔

کیا آپ نے اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے اپنی آمدنی سے کچھ رقم مختص کی ہے؟

”مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان“

- جو ملت اسلامیہ کی واحد نمائندہ تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قائم کردہ ہے۔
- جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔
- جس کو محدث العصر شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوری کی قیادت حاصل رہی۔
- جس کے ملک بھر میں ۴۰ سے زیادہ دفاتر اور ۵۰ فاضل مبلغ کام سرانجام دے رہے ہیں۔
- جو لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتی ہے۔
- جس نے پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے ملک میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں کامیاب تحریکیں چلائیں۔
- جس کے مبلغین ہر سال بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں۔
- جس کے دو ہفت وار جرائد شائع ہوتے ہیں۔
- جس کے بارہ دینی مدارس اور مسجدیں ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔
- جس نے وفاقی شرعی عدالت پاکستان اور جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن کیس میں تاریخی کردار ادا کیا۔

اہم بات

- قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں وہاں دو مساجد و مدارس قائم ہیں جہاں سے حق کی آواز بلند ہو رہی ہے۔
- ساہیوال شہداء کیس میں اب تک مجلس کے چوتیس ہزار روپے خرچ ہوگئے۔
- حال ہی میں مجلس کا ایک وفد کینیا، جنوبی افریقہ، ماریشس اور ری یونین کا دورہ کر کے واپس آیا ہے۔

یہ سب اس کام میں

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔
لہٰذا دوستوں اور درد مندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ امسال زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرانہ کی رقم سے مجلس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں۔

رقوم جمع کرانے کیلئے

دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۷۶۳۳۸ — جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر ۷۱۱۶۷۱
کراچی میں الائیڈ بینک آف پاکستان کموڑی گارڈن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۹۔۵ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔